مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوت کراچی

حضرت عبد اللہ
بن شداد کہتے ہیں کہ
میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کے زمانہ
خلافت میں جمعہ کے دن منبر پر خطبہ پڑھتے
ہوئے دیکھا اس وقت جو لباس وہ پہنے
ہوئے تھے اس کی قیمت چار پانچ
درہم سے زیادہ نہ تھی۔

جلد نمبر ۲

۲۵ تا ۳۱ مئی ۱۹۸۴ء مطابق ۲۳ تا ۲۹ شعبان ۱۴۰۴ھ

شمارہ نمبر ۴۹

خصائل نبوی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاح

اور دل لگی کے بیان میں

حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ

۲۔ حدثنا هناد بن السري حدثنا وكيع عن شعبة عن ابي التياح عن انس ابن مالك قال ان كان النبي صلى الله عليه وسلم ليخالطنا حتى يقول لاخ لي صغير يا ابا عمير ما فعل النغير قال ابو عيسى وفقه هذا الحديث ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يمازح وفيه انه كنى غلامًا صغيرًا فقال له يا ابا عمير وفيه انه لا بأس ان يعطي الصبي الطير ليلعب به وانما قال له النبي صلى الله عليه وسلم يا ابا عمير ما فعل النغير لانه كان له نغير فيلعب به فمات فحزن الغلام عليه فمازحه النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا ابا عمير ما فعل النغير۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ میل جول مزاح فرماتے تھے چنانچہ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے فرماتے یا ابا عمیر ما فعل النغیر اے ابو عمیر وہ نغیر کہاں جاتی رہی۔

فائدہ۔ نغیر ایک جانور ہے جس کا ترجمہ علماء لال سے کرتے ہیں۔ صاحب حیوٰۃ الحیوان نے بلبل لکھا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچہ کو کنیت سے تعبیر فرمایا اس نے ایک جانور پال رکھا تھا وہ مرگیا تھا جس کی وجہ سے یہ رنجیدہ بیٹھا تھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھیڑنے کے لیے پوچھا کہ وہ نغیر کیا ہوا۔ حالانکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ وہ مرگیا۔ یہ حدیث ایک مسئلہ مختلف فیہا میں حنفیہ کی تائید بھی ہے وہ مسئلہ یہ ہے کہ حرم مدینہ کا شکار شافعیہ کے نزدیک حرم مکہ کے شکار کے حکم میں ہے اور حنفیہ کے نزدیک دونوں میں فرق ہے۔ حرم مکہ میں شکار جائز نہیں بخلاف حرم مدینہ کے کہ وہاں جائز ہے چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اس پر انکار نہ فرمانا منجملہ دلائل کے ایک دلیل ہے اور تفصیل کتب فقہ وحدیث میں موجود ہے۔ اس میں اختلاف ہے کہ ابو عمیر ان کی بچپن ہی سے کنیت تھی یا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی ابتداءً کنیت سے تعبیر فرمایا۔ بعض علماء نے اس حدیث میں سو سے زائد مسائل اور فوائد بتائے ہیں۔ اس ذات کے قربان جس کے ایک مذاقی فقرہ میں سو سو مسائل حل ہوتے ہوں اور ان علماء کی قبروں کو حق تعالیٰ شانہٗ سراپا نور بنائے جنہوں نے اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک کلام کی اس قدر خدمت کی کہ ایک ایک حدیث سے کتنے کتنے مسائل استنباط کئے ان کو محفوظ رکھا اور پھیلایا۔ اس حدیث میں ایک اشکال یہ بھی کیا گیا ہے کہ اس میں جانور کا پنجرہ وغیرہ میں بند کرنا اور بچہ کا اس سے کھیلنا وارد ہے یہ جانور کو عذاب دینا اور جانور کو عذاب دینے کی حدیث میں ممانعت آئی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ محض

باقی صفحہ ۲۳ پر

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب
دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

فی پرچہ
ڈیڑھ روپیہ

فون نمبر
۷۱۱۶۷۱

بدل اشتراک
سالانہ ــــ ۶۰ روپے
ششماہی ــــ ۳۵ روپے
سہ ماہی ــــ ۲۰ روپے

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

جلد نمبر ۲

ختم نبوت
کراچی

شمارہ نمبر ۴۹

فہرست

۱	خصائل نبویؐ حضرت شیخ الحدیثؒ	۲
۲	حضرت شاہ صاحب اور مولانا مدنیؒ جناب کو ندو	۴
۳	ابتدائیہ مولانا منظور احمد الحسینی	۵
۴	ہندوؤں کا اوتار مولانا تاج محمد صاحب	۶
۵	اک حرف محرمانہ مولانا محمد ازہر	۸
۶	کاروان ختم نبوت مولانا منظور احمد الحسینی	۱۱
۷	پنڈی کانفرنس مولانا منظور احمد الحسینی	۱۷

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت
مفتی احمد الرحمٰن
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

شعبۂ کتابت
محمد عبدالستار واحدی
حافظ گلزار احمد

ناشر
عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع : کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی
مقام اشاعت : A/۲۰ سائرہ مینشن
ایم۔ اے جناح روڈ۔ کراچی۔

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کنیڈا	۲۷۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

رابطہ دفتر
مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

مرتبہ: کوندو

حضرت شاہ صاحبؒ اور مولانا مدنیؒ

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، حضرت شاہ صاحبؒ کے ظاہری و باطنی کمالات، تبحر علمی، بے نظیر قوت حافظہ اور روحانی بلند مدارج کے ہمیشہ معترف رہے۔ مولانا مدنیؒ کی آثار باقیہ خود نوشت سوانح عمری یعنی "نقش حیات" اور آپ کے مکتوبات میں ان اعترافات کے نمونے جا بجا ملتے ہیں۔ بطور "مشتے نمونہ از خروارے" ہم اس سلسلے میں ان دو کتابوں اور دیگر مآخذ سے موصوف کے ان جذبات کو ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔ جو شاہ صاحبؒ کے متعلق آپ کے قلب میں موجزن تھے۔

(۱) حضرت شاہؒ کی رحلت پر جلسۂ تعزیت میں تقریر کرتے ہوئے مولانا مدنیؒ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"میں نے ہندوستان، حجاز، عراق اور شام وغیرہ ممالکِ اسلامیہ کے علماء و فضلاء سے ملاقات کی اور مسائل علمیہ میں ان سے گفتگو کی لیکن تبحر علمی، وسعت معلومات اور علوم نقلیہ (یعنی قرآن پاک اور حدیثِ رسول اکرمؐ) اور علوم عقلیہ (یعنی فلسفہ، تاریخ اور ہیئت وغیرہ) کے احاطہ میں شاہ صاحب کا کوئی نظیر نہیں پایا۔"

مولانا محمد انوری لائلپوری مرحوم کے بیان کے مطابق حضرت مولانا مدنیؒ نے یہ بھی فرمایا کہ:۔

"میں ایسے حضرات کو بھی جانتا ہوں جن کو ایک لاکھ حدیثیں یاد ہیں۔ اور ایسے حضرات کو بھی جانتا ہوں جن کو صحیحین حفظ یاد ہیں۔ لیکن ایسا عالم دین کہ کتب خانہ کا کتب خانہ ہی جس کے سینے میں محفوظ ہو، سوائے حضرت مولانا انور شاہؒ کے میں نے کوئی بھی نہیں دیکھا۔"

(۲) جناب مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی (مرحوم) پر اپنے مکتوبات کی اشاعت کی مجبوریاں واضح کرتے ہوئے مولانا مدنیؒ رقمطراز ہیں کہ:۔

"آپ کو معلوم ہے کہ مجھ میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا حافظ اور تبحر نہیں۔ نہ حضرت عبیداللہ صاحب مرحوم اور مولانا کفایت اللہ صاحبؒ مرحوم کی ذکاوت ہے نہ مولانا شبیر احمد صاحبؒ کی حسن تحریر و تقریر اور عالمیت ہے۔ نہ ان حضرات کا تبحر اور وسعت علمی ہے۔ پھر ان حضرات کے مکتوبات کا شائع نہ ہونا اور میرے مکتوبات کی اشاعت کس قدر بے غیرتی اور انانیت کی بات ہے۔"

(۳) ایک اور موقعہ پر مولانا سید حسین احمد مدنیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ:

"امارات کے لئے بہت سے اہل اور لائق اشخاص موجود ہیں۔ مولانا کفایت اللہ صاحبؒ، مولانا انور شاہ صاحبؒ، مولانا شبیر احمد صاحب (عثمانی) وغیرہ ہیں۔ ان حضرات کے دستِ مبارک پر بیعتِ امارت کرنے کے لئے تیار ہوں۔"

حضرت شاہ صاحبؒ اور مولانا مدنیؒ کے متعلق یہ عرض کرنا غیر مناسب نہ ہوگا کہ یہ دونوں صاحب بیک وقت دارالعلوم دیوبند میں زیر تعلیم تھے۔ لیکن شاہ صاحب جس طرح عمر میں دو تین سال بڑے تھے۔ اسی طرح مدارج تعلیم میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام

علی من لا نبی بعدہ

قادیانی ملازمین کے حلف ناموں کی پڑتال کی جائے

کنٹونمنٹ بورڈ و ملٹری اسٹیٹ دفاتر پاکستان کے ملازمین کی ایک اپیل "کون سنے فریاد" کی فوٹو اسٹیٹ کاپی ہفت روزہ 'ختم نبوت' کے نام موصول ہوئی ہے۔ جس کو ہم اگلے صفحات میں من عن شائع کر رہے ہیں۔ اس اپیل کے ساتھ ملازمین نے مسٹر عبدالجلیل قادیانی کا حلف نامہ (ایفی ڈیوٹ) اور جولائی ۷۴ء چٹان میں شائع شدہ مضمون کا فوٹو اسٹیٹ بھی ارسال کیا ہے۔ اس مضمون میں بتایا گیا ہے کہ مسٹر عبدالجلیل پہلے ایبٹ آباد چھاؤنی کے ایگزیکٹو آفیسر تھے۔ ۱۹۶۸ء میں انہوں نے پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول سے متصل قادیانی سول اور فوجی افسروں کی ملی بھگت سے قادیانی کمیونٹی کے لیے جناح ٹاؤن شپ میں ایک دوسرے سے متصل ۵۰ رہائشی پلاٹ حاصل کر کے ایک چھوٹا ربوہ قائم کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ "چھوٹے ربوہ" کے قیام کے سلسلہ میں مسٹر جلیل کے خلاف تحقیقات ہوئی مگر اس پر کاروائی نہ کی گئی لیفٹیننٹ جنرل عبدالعلی ملک اور بعض دوسرے اعلیٰ افسروں نے اس معاملہ میں مداخلت کر کے مسٹر عبدالجلیل کو سزا پانے سے بچا لیا۔ پھر مسٹر جلیل ڈپٹی ڈائریکٹر ملٹری لینڈز اینڈ کنٹونمنٹس راولپنڈی ریجن کے بااثر عہدے پر فائز کر دیے گئے۔ انہوں نے یہ عہدہ سنبھالتے ہی چیف ایگزیکٹو افسر ایبٹ آباد کو ہدایت کی کہ جناح ٹاؤن میں قادیانیوں کو تعمیر کی اجازت دے دی جائے۔ چنانچہ تعمیر پر جو پابندی تھی وہ ختم کر دی گئی۔

یہی مسٹر عبدالجلیل پانچ سال سے ڈائریکٹر کے حساس ترین عہدہ پر براجمان ہو کر مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔ اور اپنے اختیارات سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ جبکہ بقول صدر مملکت "حکومت پانچ سال سے انہیں کسی بھی حساس ذمہ داری پر فائز نہ کرنے کی پالیسی پر کاربند ہے"۔

مسٹر عبدالجلیل خان نے حلف نامے میں اپنے آپ کو "احمدی مسلم" لکھا ہے۔ یہ حلف نامہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو پر کیا گیا ہے پاکستان میں تمام قادیانیوں نے حلف ناموں کو تقریباً اسی طرح پر کیا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ تمام فوجی اور سول قادیانی ملازمین آفیسران کے حلف ناموں کو از سر نو پڑتال کر کے سختی سے ان کا نوٹس لے۔ یہ آئینی ترمیم ۷۴ء اور تازہ ترین صدارتی آرڈی ننس کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

ایسے تمام قادیانی جنہوں نے حلف نامے میں اپنے آپ کو "احمدی مسلم" لکھا ہے کو صدر پاکستان کے تازہ ترین بیان کے مطابق "انہیں ترقی کا کوئی موقع نہیں مل سکتا ہے۔ ایسے لوگ قانون کے مجرم ہیں۔" فوراً کلیدی اسامیوں سے نکال باہر کیا جائے بلکہ اُن پر قانون خلاف ورزی پر مجرم گرداتے ہوئے گرفتار کر کے مقدمہ چلایا جائے۔

باقی صفحہ ۲۳ پر

ہندوؤں کا اوتار قادیانی روپ میں

مولانا تاج محمد صاحب مدرس قاسم العلوم فقیروالی

مرزا غلام احمد قادیانی تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۸۵ پر لکھتے ہیں کہ "جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں مجھے اور نام بھی دیئے گئے ہیں۔ اور ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے۔ چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نام کا ایک نبی گذرا ہے۔ جس کو رودر گوپال بھی کہتے ہیں۔ یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا اس کا نام مجھے دیا گیا ہے۔ پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں۔ وہ کرشن میں ہی ہوں اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ۔

(۲) مرزا صاحب اپنی کتاب "لیکچر سیالکوٹ" مطبوعہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۳۳ پر لکھتے ہیں کہ "اب میرے پر ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ راجہ کرشن درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی۔ اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اترتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے فتح مند اور با اقبال تھا۔ جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا۔ وہ اپنے زمانے کا درحقیقت نبی تھا۔ جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت بگاڑ دیا گیا۔ وہ خدا کی محبت سے پُر تھا۔ اور نیکی سے دوستی اور بدی سے دشمنی رکھتا تھا۔ خدا کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں اس کا بروز یعنی اوتار پیدا کرے۔ سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا۔ مجھے منجملہ اور الہاموں کے اپنی ایک یہ بھی الہام ہوا تھا کہ "ہے رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی ہے مہا"

(۳) مرزا صاحب "لیکچر سیالکوٹ" کے صفحہ ۳۴ پر لکھتے ہیں۔ "آخر یہ بھی واضح ہو کہ میرا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے محض مسلمانوں کی اصلاح کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے۔ اور جیسا کہ خدا نے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے۔ ایسا ہی ہندوں کے لئے بطور اوتار ہوں۔ اور میں عرصہ بیس برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پُر ہو گئی ہے۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں میں ہوں ایسا ہی کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔ یا یوں کہنا چاہیے کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں وہی کرشن ہوں۔

(۴) مرزا محمود احمد خلیفہ ثانی قادیان نے اپنے ایک مضمون بعنوان "وہی ہمارا کرشن" مندرجہ اخبار الفضل قادیان ۳ اپریل ۱۹۳۲ء لکھا ہے "اے ہندو بھائیو! اس زمانہ کا اوتار کسی خاص قوم کا نہیں۔ وہ مہدی بھی ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کی نجات کا پیغام لایا ہے۔ وہ عیسیٰ بھی ہے کیونکہ وہ تمہارے لئے ہاں ہندو بھائیوں تمہارے لئے خدا تعالیٰ کی محبت کی چادر . کا تحفہ لایا .... اس کلنک اوتار کا نام مرزا غلام احمد ہے۔ جو قادیان ضلع گورداس پور میں ظاہر ہوئے تھے۔ خدا نے ان کے ہاتھ پہ ہزاروں

نشان دکھائے ہیں۔ اور ان کے ذریعے سے وہ پھر دنیا کو انصاف اور عدل سے بھرنا چاہتا ہے۔ جو ان پر ایمان لاتے ہیں۔ ان کو خدا تعالیٰ بڑا نور بخشتا ہے۔ اور ان کی دعائیں سنتا ہے۔ اور ان کی سفارش پر لوگوں کی تکلیف کو دور کرتا ہے اور عزتیں بخشتا ہے۔ آپ کو چاہیے کہ ان کی تعلیم کو پڑھ کر نور حاصل کریں۔

(۵) مہاشہ محمد عمر مرتد قادیانی اخبار الفضل قادیان ۸ اپریل ۱۹۲۶ء میں لکھتے ہیں کہ "اس سے جبکہ ہندو قوم نانا پرکار کے پاپوں میں لین ہو چکی ہے۔ اور سارے ورن اپنے دھرم سے گر چکے تھے۔ بھگوان کرشن اپنے دعویٰ انوسار جو کہ گیتا میں کیا تھا۔ کہ میں لوگوں کی ہدایت اور پاپوں کے ناش کے لیے اس سنسار میں جنم لیا کروں گا۔ قادیان کی پوترنگری میں ایک پرماتما کے اپاسک کے ہاں جنم لیا۔ جن کا نام حضرت غلام احمد ہے۔"

(۶) مرزا غلام احمد اپنی کتاب "تحفہ گولڑویہ" کے ص۲۱۹ پر لکھتے ہیں۔ کہ "کشفی طور پر ایک مرتبہ مجھے ایک شخص دکھایا گیا۔ گویا وہ سنسکرت کا عالم ہے۔ جو کرشن کا نہایت ہی درجہ معتقد ہے۔ وہ میرے سامنے کھڑا ہوا۔ اور مجھے مخاطب کر کے بولا "ہے رودر گوپال تیری استت گیتا میں لکھی ہے۔" اس وقت میں نے سمجھا کہ تمام دنیا ایک رودر گوپال کا انتظار کر رہی ہے۔ کیا ہندو کیا مسلم کیا عیسائی۔ مگر اپنے اپنے لفظوں اور زبانوں میں اور سب نے یہی وقت ٹھہرایا ہے۔ اور اس کی یہ دونوں صفتیں قائم ہیں۔ یعنی سوروں کو مارنے والا اور گائیوں کی حفاظت کرنے والا۔ اور وہ میں ہوں۔ جس کی نسبت ہندوؤں میں پیش گوئی کرنے والے قدیم سے زور دیتے چلے آ رہے ہیں۔ کہ وہ آریہ ورت میں یعنی ملک ہند میں پیدا ہوگا۔ اور انہوں نے اس کے مسکن کے نام بھی لکھے ہیں۔ مگر وہ تمام نام استعارہ کے طور پر ہیں۔ جن کے نیچے ایک اور حقیقت ہے۔ اور لکھتے ہیں کہ وہ برہمن کے گھر میں جنم لے گا۔ یعنی وہ برہمن کو سچا اور وحدہٗ لاشریک سمجھتا ہے۔

(۷) مرزا غلام احمد کے مجموعہ الہامات "تذکرہ" کے ص۲۹۲ پر لکھا ہے کہ "ایک بڑا تخت مربع شکل کا ہندوؤں کے درمیان بچھا ہوا ہے۔ جس میں بیٹھا ہوا ہوں۔ ایک ہندو کسی کا طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ "یہ ہے" پھر تمام ہندو نذرانہ کے طور پر دینے لگے۔ اتنے میں ہجوم میں سے ایک ہندو بولا "ہے کرشن جی رودر گوپال"

(۸) ملفوظات احمدیہ حصہ چہارم مرتبہ محمد منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری کے ص۱۴۲ پر لکھا ہے "دو دفعہ ہم نے رویا میں دیکھا۔ کہ بہت سے ہندو ہمارے سامنے نذریں رکھتے ہیں۔ پھر ایک دفعہ الہام ہوا" ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما ہو تیری استتی گیتا میں موجود ہے۔

(۹) اخبار الفضل قادیان ۱۳ اگست ۱۹۳۶ء میں بعنوان "یوم ولادت حضرت کرشن علیہ السلام" حضرت کرشن علیہ السلام کے یوم ولادت کی تقریب پر جماعت احمدیہ حلقہ مزنگ، لاہور نے ایک جلسہ ۹ اگست ۱۹۳۶ء بوقت ۱/۲ ۸ بجے شب کیا جس کا اعلان بذریعہ اشتہارات کیا گیا تھا۔ اور سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنا کوئی پنڈت حضرت کرشن کے حالات سنانے کے لیے ہمارا جلسہ میں بھیجیں۔ ...... آخر میں جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب گجراتی نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ ہم نے یہ جلسہ اس لیے منعقد کیا ہے۔ کہ ہم اپنے عمل سے ثابت کر دیں کہ ہم واقعی میں حضرت کرشن کو نبی مانتے ہیں۔ ہم حضرت کرشن کے متعلق کوئی ایسا کلمہ نہیں سن سکتے جس سے ان کی ہتک ہوتی ہو۔ اور یہ بحث کہ ان کے عقائد کیا تھے۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے۔ کہ جو عقائد معقول ثابت ہوں۔ وہ آپ کی طرف منسوب کیے جائیں۔ اور جو عقائد غیر معقول ہوں ان کے متعلق یقین کر لیا جائے کہ یہ بعد میں لوگوں نے ان کی طرف غلط منسوب کر دیئے ہیں۔

(۱۰) اخبار الفضل قادیان ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء لکھتا ہے کہ "جب تک ہم ہندوؤں میں تبلیغ نہ کریں۔ مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کرشن مہاراج کیسے ثابت ہو سکتے ہیں۔ آپ کرشن ہیں۔ اس لیے مزید ہندوؤں میں آپ کی جماعت کو غلبہ ہوگا اور مقبولیت پھیلے گی۔"

قسط نمبر ۱

مولانا محمد ازہر

اِک حرفِ مجرمانہ

بجواب

اِک حرفِ ناصحانہ

ع شاید کہ اُتر جائے تیرے دل میں میری بات

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی "صحیح" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ:

الدِّینُ النَّصِیحَةُ للّٰہ ولرسولہ ولأئمة المسلمین و عامتھم

(صحیح بخاری صفحہ ۱۳ جلد ۱)

ترجمہ: دین اللہ اس کے رسول، مسلمانوں کے پیشوا اور عامۃ المسلمین کی خیرخواہی کا نام ہے۔ علامہ کرمانی الکواکب الدراری میں حدیث بالا کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ النصیحة للّٰہ کے معنی اللہ پر ایمان، شرک سے برأت، صفات جلال و کمال میں علیٰ وجہ الاولیٰ وصف کا ذکر اور معصیت سے اجتناب ہے۔

والنصیحة للرسول سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی، اور تعلیمات نبوی پر ایمان اور اہل بیت اور صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے محبت و عقیدت ہے۔

والنصیحة للائمة مسلمان حکمرانوں کی حق پر معاونت اور خلاف حق سے انہیں مطلع کرنے کا نام ہے۔

والنصیحة للعامة کا مطلب مسلمانوں کو نیکی کی تلقین، بھلائی کی رہنمائی اور تکلیف دہ چیز سے بچانا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص مسلمانوں کو نیکی کی بجائے انکار کی دعوت دے، بھلائی کی بجائے برائی کی طرف بلائے اور تکلیف دہ چیزوں سے بچانے کی بجائے تکالیف کی طرف دھکا دے تو اس کا یہ عمل النصیحة میں داخل نہیں۔ نہ وہ ناصح ہے اور نہ ہی اس کا کلام ناصحانہ۔

حال ہی میں قادیانیوں نے پورے ملک میں اپنی ارتدادی سرگرمیوں کو خطرناک حد تک تیز کر دیا ہے۔ قادیانیت پر بنی لٹریچر وافر مقدار میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک کتابچہ "اک حرف ناصحانہ" نظر سے گزرا جس نے اپنی مظلومیت کے پردے میں مسلمانوں کو ان کے بنیادی عقائد سے ہٹانے یا کم از کم شکوک و شبہات میں مبتلا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جس طرح ایمان کی طرف دعوت سے بڑھ کر کوئی خیرخواہی اور ہمدردی نہیں۔ اسی طرح کفر و الحاد سے بڑھ کر کوئی عداوت اور دشمنی نہیں۔ اس رسالہ کی حقیقت کا اندازہ اس کے عنوان ہی سے لگایا جا سکتا ہے کہ ملت دشمنی اور دین سے غداری کی تعلیم کو "ناصحانہ" نام دے انداز میں پیش کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ نصیحت حدیث مذکورہ بالا کی روشنی میں خالصۃً اہل اسلام کا حصہ ہے۔

ع برعکس نہند نام زنگی کافور

"نظارت اشاعت ربوہ" سے شائع ہونے والے اس کتابچہ کو ملک کے مختلف حصوں میں بڑے ڈرامائی انداز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اکثر جگہوں پر اسکوٹر یا موٹر سائیکل سوار قادیانی راہ چلتے ہوئے لوگوں کو تھما کر تیزی سے رفوچکر ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح بیک وقت ملک کے کئی حصوں میں اس رسالہ کو پہنچایا گیا ہے۔

رسالہ کی علمی حیثیت

علمی اعتبار سے یہ رسالہ کسی ٹھوس مواد پر مشتمل نہیں بلکہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ لکھنے والے صاحب علم اور ضروری معلومات سے بھی بے بہرہ ہیں۔ چنانچہ اپنے پمفلٹ میں ایک جگہ "جمعیت علماء پاکستان کے احراری گروپ" کے علماء پر سچ اور جھوٹ اور حقیقت اور افسانہ میں امتیاز برقرار نہ رکھنے کا الزام عائد کرتے ہیں۔

"جمعیت علماء پاکستان" میں احراری گروپ کس زمانے میں پیدا ہوا۔؟ کم از کم برصغیر کی تاریخ تو اس کے جواب میں خاموش ہے مگر چونکہ عام مسلمان جدید تعلیم یافتہ حضرات نہ اپنے دین سے مکمل واقفیت رکھتے ہیں اور نہ ہی مرزائیت کی حقیقت سے آگاہ ہیں۔ اس لیے مذکورہ رسالے کا کسی مسلمان کے لیے غلط فہمی کا باعث بن جانا چنداں بعید نہیں اس کے پیش نظر اس کا عام فہم جواب لکھنا مناسب ہوا۔

قادیانی پمفلٹ کا خلاصہ

کرمان کو خدمت کرتے ہوئے رسالہ مذکورہ میں درج ذیل سوالات اٹھائے گئے ہیں۔

ا۔۔۔ ہم قرآن و سنت پر ایمان رکھتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ پھر کافر کیوں ہیں؟

ب۔۔۔ شعائر اسلام اور اسلامی اصطلاحات کو کافر بھی استعمال کریں تو مسلمانوں کی دلآزاری نہیں ہونی چاہیے۔

ج۔۔۔ اگر عیسائی اور یہودی اپنے انبیاء کرام کے اسمائے گرامی کے ساتھ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لفظ استعمال کریں تو اجازت ہے مگر ہم اپنے نبی کے نام کے ساتھ لکھیں تو ناجائز اور خلاف شریعت ہے۔ کیوں؟

د۔۔۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مخالفانہ دلآزاری پر صبر و عفو کا نمونہ دکھایا۔ مسلمان اس دلآزاری پر مشتعل کیوں ہوتے ہیں۔؟

ہ۔۔۔ نبی، رسول، صحابی، ام المومنین، اہل بیت، علیہ السلام، رضی اللہ عنہ، مسجد اور اذان وغیرہ اسلامی اصطلاحات مرزائی بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

و۔۔۔ مرزائی اپنے آپ کو اپنے منہ سے غیر مسلم نہیں کہہ سکتے۔

ذ۔۔۔ قادیانیوں کے خلاف ایسی زبان استعمال کی جا رہی ہے اسے نقل کرنا بھی کسی شریف انسان کا قلم گوارا نہیں کرتا۔

قادیانی مسلمان کیوں نہیں؟

ایک مسلمان جب قرآن کریم کے ارشاد کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے "خاتم النبیین" ہونے کا اقرار کرتا ہے تو اس کا مفہوم یہ لیتا ہے کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نیا نبی مبعوث نہیں ہوگا۔ آج تک پوری امت اس کا یہی مفہوم سمجھتی اور کہتی چلی آئی ہے۔ مگر قادیانی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے "خاتم النبیین" کا لفظ استعمال کریں تو ان کی کیا مراد ہوتی ہے۔ اس کی وضاحت قادیانی لٹریچر سے ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

منظور الٰہی صاحب قادیانی "مرزا صاحب" کا ملفوظ نقل کرتے ہیں۔

"خاتم النبیین" کے معنی ہیں کہ آپ کی مہر کے بغیر کسی کی نبوت کی تصدیق نہیں ہو سکتی جب مہر لگ جاتی ہے تو وہ کاغذ سند ہو جاتا ہے اور مصدقہ سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت کی مہر اور تصدیق جس نبوت پر نہ ہو وہ صحیح نہیں ہے" (ملفوظات احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۹۰)

"ہمیں اس سے انکار نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین۔ آپ نبیوں کی مہر ہیں۔ اب وہی نبی ہوگا جس کی آپ تصدیق کریں گے ....۔ انہی معنوں میں ہم رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھتے ہیں (اخبار الفضل قادیان ج ۲۷ نمبر ۲۱۸ مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۳۹ء)۔

"اگر آپ کی امت میں کوئی نبی نہیں ہے تو آپ خاتم النبیین بھی نہیں ہیں" (خطبہ جمعہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان اخبار الفضل جلد ۳، نمبر ۱۵۱، جون ۱۹۱۵ء)۔

"خاتم مہر کو کہتے ہیں جب نبی کریم مہر ہوئے اگر ان کی امت میں کسی قسم کا نبی نہیں ہوگا تو وہ مہر کس طرح ہوئے یا مہر کس پر لگے گی" (الفضل قادیان ۲۲ مئی ۱۹۲۲ء نمبر ۹۱ ج ۹)۔

قادیانی لٹریچر کی مندرجہ بالا تصریحات اس فریب کی قلعی کھول دینے کے لیے کافی ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ خلیفہ قادیان میاں محمود احمد کے بیان کے مطابق "خاتم النبیین" کے مفہوم کی تکمیل ہی نئے نبی کے وجود پر موقوف ہے گویا قادیانیوں کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "خاتم النبیین" کہنا مسلمانوں کی ہم نوائی نہیں بلکہ غلام احمد کی (جھوٹی) نبوت کے اثبات و وجود کے لیے ہے۔ رہا یہ مغالطہ کہ قادیانی کلمہ پڑھتے ہیں اور کلمہ گو کافر کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ بھی اسی طرح کا ایک ہیچ ہے۔ جس طرح ان کا ختم نبوت کا مفہوم ہم مسلمانوں کے عقیدہ ختم نبوت سے مختلف ہے اور اسی طرح ان کے کلمہ پڑھنے کی حقیقت بھی ہم مسلمانوں سے مختلف ہے۔

یہ نظریاتی بدعقیدگی اور اس کی اشاعت دراصل دشمنانِ اسلام کی ایک سوچی سمجھی سازش اور گمراہ کن فریب دہی ہے گویا ایمان صرف زبان سے ایک "کلمہ" ادا کر دینے کا نام ہے۔ اور اس کے بعد کوئی شخص جو چاہے کہتا رہے جیسا چاہے کرتا رہے اس کا ایمان اور اسلام محفوظ ہے۔ یہ نظریہ ملت اسلامیہ کا حلیہ بگاڑنے والوں نے اس لئے گھڑا ہے کہ اس دروازے سے ہر برائی بلکہ جملہ کفریات کو مسلمان عقیدے میں داخل کر دیا جائے گویا کوئی شخص خواہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے، قرآن کریم کو اللہ کی کتاب نہ مانے، عقیدہ آخرت کا انکار کر دے۔ ارکان اسلام، نماز، روزہ اور زکوٰۃ کو فضول اور لایعنی بتائے۔ سود، زنا، قمار اور شراب کو حلال کہے مگر زبان سے کلمہ بھی پڑھے تو اس کی سند ایمان کے لیے یہی کافی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ عقیدہ بذاتِ خود اسلام کے ساتھ استہزاء، اس کی تعلیمات کی تکذیب اور اس کے گلے پر چھری چلانے کے مترادف ہے۔

تصریحاتِ کتاب و سنت کے مطابق خداوند تعالیٰ کو معبود برحق ماننے کا مطلب اللہ تعالیٰ کے تمام احکام کو دل و جان سے تسلیم کرنا اور اس کے سوا کسی کو واجب الاطاعت نہ سمجھنا ہے، اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا اس بات

کا عہد کرتا ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تمام تعلیمات پر ایمان رکھوں گا۔ یہ دونوں امور کلمہ طیبہ کے لازمی تقاضے ہیں۔ معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص زبان سے کلمہ پڑھنے کے بعد اسلام کی قطعی اور متواتر تعلیمات کا انکار کردے تو وہ "بحقیقت وہ کلمہ طیبہ پر ایمان نہیں رکھتا۔ حضرت امام محمد (۱۸۹ھ) فرماتے ہیں کہ شرائع اسلام میں سے کسی ایک کا انکار کلمہ پڑھنے کا پورا ابطال ہے۔ من انکر شیئاً من شرائع الاسلام فقد ابطل قول لا الٰہ الا اللہ (سیر کبیر) اسلام کے اسی بنیادی اصول کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ارشاد میں یوں بیان فرمایا ہے۔

"عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت ان اقاتل الناس حتی یشہدوا ان لا الٰہ الا اللہ ویؤمنوا بی وبما جئت بہ (صحیح مسلم ص۳۷ ج۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور مجھ پر اور جو کچھ میں لے کر آیا ہوں اس سب پر ایمان لائیں (یہ حکم ارض حجاز سے خاص ہے۔ دوسرے مقامات پر یہ دو باتیں ہی نہیں تیسری بھی ہے کہ غیر مسلم ذمی بن کر وہاں رہ سکتے ہیں)۔

معلوم ہوا کہ ضروریات دین کے انکار کے ساتھ کلمہ طیبہ کا اقرار بے معنی چیز ہے اور ایسا کرنے والا یا خود بڑے فریب نفس کا شکار ہے یا مسلمانوں کو فریب اور دھوکہ دینا چاہتا ہے۔ اس کے بعد یہ بھی ملحوظ رہے کہ ملت اور دین کی بنیاد "نبی" پر ہوتی ہے۔ جس قوم کا نبی جدا ہو وہ قوم جدا ہے۔ مسلمان حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انبیاء برحق ماننے کے باوجود یہودی یا عیسائی نہیں کیونکہ ان کا نبی ان کے نبی کے علاوہ ہے۔ اسی طرح جو شخص حضرت عیسیٰ یا موسیٰ پر ایمان رکھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے وہ یہودی اور عیسائی ہے، محمدی اور مسلمان نہیں کہا جا سکتا اور جو عیسائی یا یہودی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے وہ یہودی اور عیسائی نہیں رہتا، مسلمان کہلاتا ہے۔ اسی طرح جو شخص مرزا غلام احمد کو نبی مانے وہ مسلمان اور محمدی نہیں کہلا سکتا۔ غلام احمد کو نبی ماننے کی وجہ سے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اور دین سے خارج ہو چکا ہے، اس کو مسلمان کہنا جائز نہیں اور اس کا دین اسلام نہیں بلکہ مرزائی دین ہوگا۔

عموماً قادیانی حضرات ایسے مواقع پر ظلی، بروزی اور امتی نبی ہونے کی بحث چھیڑ کر فریب دہی کی کوشش کرتے ہیں مگر ان کی بے شمار مستند تحریریں اس فریب کا پردہ چاک کر دیتی ہیں اور یہ امر بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ مرزائی مرزا غلام احمد قادیانی کو حقیقی معنوں میں نبی اور رسول سمجھتے ہیں۔

مرزا صاحب حقیقی نبی؟

مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

"در حقیقت خداوند تعالیٰ کی طرف سے خدا کے مقرر کردہ اصطلاح کے مطابق قرآن کریم کے بتائے ہوئے معنی کی رو سے جو نبی ہو اور نبی کہلانے کا مستحق ہو، تمام کمالات نبوت اس میں اس حد تک پائے جاتے ہوں جس حد تک نبیوں میں پائے جانے ضروری ہیں تو ہم کہیں گے کہ ان معنوں کی رو سے حضرت مسیح موعود حقیقی نبی تھے" (القول الفصل ص۱۲)

یہی صاحب ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

"پس شریعت اسلامی نبی کے جو معنی کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت (مرزا صاحب) ہرگز مجازی نبی نہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔" (حقیقۃ النبوۃ ص۱۷۴)

"غرضیکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) اللہ تعالیٰ کا ایک رسول اور نبی تھا جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبی اللہ کے نام سے پکارا اور وہ نبی تھا جس کو خود اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی میں یا ایھا النبی کے الفاظ سے مخاطب کیا ہے" (کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی مندرجہ ریویو آف ریلیجنز نمبر۳ ج۱۴ ص۱۱۰)۔

قادیانیوں کی ان عبارات سے یہ بات بالکل واضح ہو گئی کہ وہ حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے خارج، ختم نبوت کے منکر اور اپنے سے الگ کل مسلمانوں کو خارج از اسلام اور کافر گردانتے ہیں جیسا کہ مرزا بشیر الدین محمود نے تصریح کی ہے کہ "کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔" (آئینہ صداقت ص۳۵)

مرزائیوں کے اس عقیدے کو علامہ اقبال مرحوم نے بیان کیا ہے کہ:

پنجاب کے ارباب نبوت کی شریعت
کہتی ہے کہ یہ مومن پارینہ ہے کافر

معلوم ہوا کہ مرزائیوں کا ختم نبوت پر ایمان کا اظہار اور کلمہ گو ہونے کا دعویٰ صرف مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے ہے اور وہ نجات صرف غلام احمد قادیانی کی نبوت کو تسلیم کرنے ہی میں سمجھتے ہیں چونکہ یہ عقیدہ قرآن و سنت کی تعلیمات کے صریح اور ارتداد و الحاد پر مبنی ہے۔ اس لیے علماء حق اس فتنے کی ابتداء ہی سے اس کے استحصال و تعاقب میں کوشاں رہے۔ یہاں تک کہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قرآن و سنت کی واضح، جلی اور غیر مبہم تصریحات کی روشنی میں قانونی طور پر بھی قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔" اک حرف ناصحانہ" میں اٹھائے گئے دیگر سوالات کا جائزہ

باقی ص۲۳ پر

کاروانِ ختم نبوت

- پکھل تحصیل، ضلع مانسہرہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام
- قادیانیوں کی عبادتگاہوں سے منبر و محراب اور مینار گرائے جائیں
- ختم نبوت کانفرنس مانسہرہ
- چیئرمین مجلس شوریٰ سے سیالکوٹ مجلس کے امیر کی اپیل۔

مولانا قاری محمد شاہ مدیر مدرسہ رحیمیہ نے اطلاع دی ہے کہ پچھلے دنوں پکھل تحصیل مانسہرہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا۔

ضلعی سرپرست: حضرت مولانا عبدالغنی صاحب خطیب مانسہرہ

علاقائی سرپرست: مولانا محمد یوسف فاضل دیوبند

امیر: حضرت مولانا مظفر اقبال صاحب (داماد حضرت مولانا ہزاروی ؒ)

ناظم اعلیٰ: حضرت مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب

ناظم تبلیغ: مولانا عبداللطیف خاکی

ناظم نشر و اشاعت: مولانا قاری سید محمد شاہ

مجلس تحفظ ختم نبوت نو تشکیل کی قرارداد میں مجلس تازہ صدارتی آرڈیننس پر اظہار مسرت کرتی ہے۔ نیز حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوا کے سلسلے میں مرزا طاہر کو لندن سے گرفتار کر کے شامل تفتیش کیا جائے۔

تمام قادیانیوں کے ایسے پاسپورٹ ضبط کیے جائیں جن پر قادیانیوں نے اپنے آپ کو مسلمان لکھوایا ہے۔ نیز تمام کلیدی اسامیوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے۔ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام (لاہوری گروپ) پر پابندی عائد کی جائے۔ کیونکہ اس نے اپنے نام میں "اسلام" کا لفظ استعمال کیا ہے۔

ژوب (بلوچستان)

(نامہ نگار) ضلع ژوب کے مسلمانوں نے موجودہ آرڈیننس پر اظہار اطمینان کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے بقیہ مطالبات بھی جلد تسلیم کیے جائیں۔ مثلاً مسجد کے نام چلانے کے ساتھ ساتھ مسجد کی شکل (مینار منبر محراب) بنانے کی قادیانیوں کو اجازت نہ دی جائے جہاں جہاں انہوں نے بنالیے ہیں۔ حکومت اپنی نگرانی میں تڑوا دے۔ مولانا محمد اسلم قریشی کے سلسلے میں مرزا طاہر کو لندن سے گرفتار گرفتار کر کے شامل تفتیش کیا جائے۔

قادیانیوں کی مردم شماری کی جائے۔ شناختی کارڈ اور پاسپورٹ میں ان کو غیر مسلم درج کیا جائے۔ سول اور ملٹری سروسز سے ان کو نکال باہر کیا جائے۔

ٹنڈو آدم

مولانا محمد عرفان قادری نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ مجلس عمل کے بقیہ مطالبات جلد تسلیم کیے جائیں اور تحریک اس وقت جاری رہے گی جب تک مسلمانوں کے مطالبات تسلیم نہیں کر لیے جاتے۔ دریں اثنا مولانا احمد میاں حمادی نے اپنے ایک بیان میں سانحہ نواب پور کی شدید مذمت کرتے ہوئے اس کو قادیانی سازش قرار دیا۔

ختم نبوت کانفرنس مانسہرہ

(نامہ نگار۔ قاری محمد افضل) ۱۲ اپریل بروز جمعرات مانسہرہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ یہ کانفرنس اس علاقے کی ایسی یادگار کانفرنس تھی کہ اس سے قبل مانسہرہ کی تاریخ میں اس کی کانفرنس کا تذکرہ کہیں نہیں ملتا۔ اخبارات نے بھی نمایاں نمایاں طور پر کانفرنس کی جھلکیاں شائع کیں۔

کانفرنس کی تین نشستیں ہوئیں پہلی صبح دس بجے تا ظہر دوسری ظہر تا عصر تیسری عشاء سے رات گئے تک جاری رہی۔ پہلی نشست سے مولانا عبدالغنی مانسہرہ، مولانا عبدالحق، مولانا سعید احمد، مولانا دوست محمد سکھر، مولانا عبدالغنی بگھریم، مولانا عبداللہ، مولانا عبدالرزاق، مولانا عبیداللہ اور مولانا اللہ وسایا خطیب ربوہ نے خطاب کیا

ہزارہ ڈویژن سے قبائلی عوام جو بسوں کی شکل میں (جو ۹۲ گاڑیوں پر مشتمل تھا) جلسہ گاہ میں پہنچے اس قافلہ کے علاوہ ٹل اور اچھڑیاں بالاکوٹ سے ۲ قافلے اسی طرح تمام قصبات سے جلوس میں فلک شگاف نعرے لگاتے ہوئے جلسہ گاہ میں پہنچے۔ دوسری نشست سے مولانا عبدالحکیم، مولانا سید چراغ الدین شاہ، مولانا حامد علی رحمانی، اور مولانا منظور احمد چنیوٹی نے خطاب کیا عصر کے وقت ایک دھکڑدار جلوس جو دس گاڑیوں پر مشتمل تھا۔ مولانا سید غلام نبی شاہ کی قیادت میں پورے شہر کا گشت کرنے کے بعد جلسہ گاہ میں پہنچا۔ تیسری نشست میں دیگر اکابر علماء کرام نے خطاب کیا جبکہ عباسی صاحب، غلام مصطفیٰ پشتو شعراء نے اپنا منظوم کلام پشتو میں پیش کیا۔ ایبٹ آباد کے قاری عبدالقدوس صاحب نے شاعر امین گیلانی کی نظم پر خوب داد حاصل کی۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان

مولانا ریاض الحسن گنگوہی امیر مجلس ڈیرہ اسماعیل خان نے مجلس عمل کے ایک اجلاس میں کہا ہے کہ بقیہ ماندہ مطالبات کے تسلیم کیے جانے تک ہماری تحریک جاری رہے گی۔ اجلاس میں مجلس شوریٰ کے اراکین سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مجلس عمل کے مطالبات تسلیم کرائیں بصورت دیگر مجلس شوریٰ سے مستعفی ہو کر مجلس عمل کے میدان میں نکل کر اپنی ملی و مذہبی غیرت کا ثبوت دیں

سکھر

سکھر کے علماء قاری خلیل احمد خطیب جامع مسجد بندر روڈ جنرل سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت۔ قاری ظفر الحق، مولانا عبدالرحمٰن، ناظم نشریات مجلس سکھر، آغا سید محمد شاہ۔ مجلس کے امیر جناب الحاج محمد ابراہیم نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں قادیانیوں سے متعلق تازہ آرڈی ننس کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ جناب صدر مجلس عمل کے بقیہ مطالبات بھی جلد تسلیم کریں۔

سیالکوٹ

چیئرمین مجلس شوریٰ سے سیالکوٹ مجلس کے امیر کی اپیل

سیالکوٹ علامہ اقبال کا شہر ہے۔ مگر ہم صرف ان کا دن منا لیتے ہیں۔ اور اصل کام جو ان کی دلی خواہش تھی۔ وہ نہیں کرتے میں مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کا امیر ہونے کی حیثیت سے خواجہ محمد صفدر صاحب سے اپیل کروں گا کہ وہ علامہ اقبال کی روح کو نہ تڑپائیں۔ علامہ موصوف نے ۱۹۳۴ء میں انگریزی حکومت سے مطالبہ کیا تھا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ کیونکہ قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔ اور یہ اسلام اور ہندوستان کے غدار ہیں۔ مگر مسلم لیگ نے مشہور مرتد ظفر اللہ قادیانی کو پاکستان کا وزیر خارجہ بنا لیا اور اس کی مرتد قوم کو ربوہ عطا کر دیا۔ ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی نے انہیں غیر مسلم قرار دے کر ترمیم کو آئین کا حصہ بنایا مگر انہیں مسلمان کہلانے پر سزا کے لیے قانون سازی نہ کی گئی چنانچہ قادیانی اب تک آئین پاکستان اور صدر پاکستان کے عبوری آئین کی کھلی غداری و بغاوت کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور اعلان کرتے ہیں کہ صرف وہی حقیقی پکے سچے مسلمان ہیں باقی ۹۹ کروڑ مسلمان بشمول صدر قانونی نقلی اور جعلی مسلمان ہیں یعنی (بقول قادیانیوں کے) پکے کافر ہیں۔ اس سلسلے میں آرڈی ننس جاری کروانے کے لیے آپ کے خط کے مطابق مولانا قاری سعید الرحمٰن نے دو مرتبہ پہلے اور مولانا محمد مالک کاندھلوی نے گزشتہ اجلاس میں قادیانیوں کے متعلق قرار دادیں پیش کرنے کے لیے ارسال کی تھیں مگر آپ نے تینوں قرار دادیں مجلس شوریٰ کے اجلاس میں پیش نہیں ہونے دیں اندریں صورت ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آنجناب اپنے طرز عمل میں تبدیلی پیدا کریں۔ اور ختم نبوت کے سلسلے میں تعاون کریں۔

لودھراں

(انٹرویو: عبدالعزیز عاقل)

لودھراں۔ نامہ نگار جمعیت علماء برطانیہ کے سربراہ علامہ

خالد محمود نے کہا کہ قادیانیوں کے بارے میں موجودہ حکومت نے جو آرڈی نینس جاری کیا ہے۔ اس سے موجودہ حکومت کے بارے میں مسلمانان پاکستان کے شکوک رفع ہوگئے ہیں۔ اور حالیہ آرڈی ننس نہایت اہم تاریخی رول کا درجہ رکھتا ہے۔ وہ آج دوحراں پہنچنے پر آرڈی ننس جاری ہونے کے بعد پہلی مرتبہ انٹرویو دے رہے تھے۔ علامہ خالد محمود نے کہا کہ آرڈی ننس کے نفاذ سے قادیانیوں کی شر انگیزیوں کو لگام ڈال دی گئی ہے۔ اور قومی اسمبلی کی منظور کردہ ۷۴ء کی قرار داد کی صحیح خدوخال واضح ہوگئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امت اسلامیہ موجودہ حکومت کے اس جرأت مندانہ اقدام کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ قادیانیوں کو اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے پر پابندی کے فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسلامی اصطلاحات امت مسلمہ کی میراث ہے۔ انہیں کوئی غیر مسلم استعمال نہیں کرسکتا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اسلامی اصطلاحات کے ساتھ ساتھ اسلامی ناموں کے استعمال پر بھی پابندی ہونی چاہیے۔ علامہ خالد محمود نے کہا کہ اسلام میں محمدؐ، احمدؐ، ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، حسنؓ، حسینؓ، طلحہؓ، زبیرؓ ایک تاریخی حیثیت رکھتے ہیں۔ لہذا کسی غیر مسلم کو اس بات کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ اپنے آپ کو یا اپنی اولاد کو ان میں سے کسی نام سے موسوم کرے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ جب قادیانی کارپوریشن میں اپنے بچوں کے نام درج کرائیں تو انہیں مذکورہ بالا ناموں کے اندراج کرانے پر مجرم گردانتے ہوئے سخت سزا دی جانی چاہیے۔ جمعیت علماء برطانیہ کے سربراہ نے کہا کہ ملک میں بحالی جمہوریت کی جو تحریک چل رہی ہے۔ اس کے قائدین ختم نبوت کی موجودہ تحریک سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکے اس پر کسی کو افسوس نہیں ہونا چاہیے بلکہ خوشی ہونی چاہیے کہ دین کا تقدس وقت کی سیاسی آلائش سے بالا رہا۔ ایک سوال کے جواب میں کہا کہ آرڈی ننس میں قادیانی عبادت گاہوں کی مساجد سے مماثلت کے بارے میں کوئی وضاحت نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اپنی عبادت گاہوں کو مساجد کے مماثل نہیں کر سکیں گے۔ اور قادیانیوں کو اپنی عبادت گاہوں کے مینار اور گنبد گرانا ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اپنی عبادت گاہوں کے مسجد کی بجائے کوئی اور نام رکھیں کیونکہ مسجد صرف اور صرف مسلمانوں کی عبادت گاہ ہے۔

مولانا اسلم قریشی کے اغواء کے معمہ کے حل میں کوئی پیش رفت نہ ہونے کی وجوہات پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بیوروکریسی اس سامراجی ٹولے کی پشت پناہی کررہی ہے۔ اس سلسلہ میں احتجاج کا رخ حکومت کی بجائے قادیانیوں کی طرف ہونا چاہیے۔ اور قادیانیوں کو خود اس سازش سے پردہ اٹھا دینا چاہیے۔ البا نہ ہوکر یہ تحریک قادیانیت کے لیے موت کا پیغام ثابت ہو۔

آرڈی ننس میں قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں سے ہٹانے کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ یہ کلیدی عہدیدار آرڈی ننس کے نفاذ میں رکاوٹ نہیں بنیں گے؟ ایک سوال کے جواب میں علامہ خالد محمود نے کہا کہ مولانا محمد اسلم قریشی کے اغواء کا معمہ کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کا کلیدی آسامیوں پر فائز ہونا کم وزن نہیں رکھتا اس سلسلہ میں حکومت کو سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔ اور ان حالات میں کوشش کرنی چاہیے کہ بیوروکریسی اور کلیدی آسامیوں پر فائز قادیانی اس آرڈی ننس کو عملاً بے اثر کرکے نہ رکھ دیں۔ حکومت کو اس پر کڑی نظر رکھنی چاہیے۔

بہاولپور

۲۹ر اپریل۔ مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے زیر اہتمام جامع مسجد الصادق میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا غلام مصطفےٰ نے فرمائی۔ جلسہ کا آغاز قاری رشید احمد نقشبندی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔

الحاج اسلوب احمد خان امیر جماعت اسلامی نے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے راہنماؤں اور مجلس عمل کے قائدین کو مبارک باد پیش کی کہ جن کی مساعی جمیلہ سے موجودہ حکومت کو اقدام کرنا پڑا۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس آرڈی ننس پر فوری عمل درآمد ہونا چاہیے۔ روزنامہ سیادت کے چیف ایڈیٹر گلزار احمد نسیم نے کہا کہ مجلس عمل کا ایک مطالبہ تسلیم کرلیا گیا ہے ابھی کچھ مطالبات باقی ہیں۔ ان کو جب تک تسلیم نہ کیا جائے۔ مجلس عمل کو اپنی تحریک جاری رکھنی چاہیے۔ انہوں نے قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور اور دیگر تعلیمی اداروں میں مرزائی طلبہ کی رہائش وخوراک کا دیگر اقلیتوں کے ساتھ بندوبست کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے مرزا طاہر کی گرفتاری کا بھی مطالبہ کیا۔ مجلس اہلسنت

وجاہت بہاولپور کے صدر مولانا صاحبزادہ محمد معاذ نے کہا کہ مجلس عمل کی تحریک پر ہم صدر مملکت کے اعلان کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ کہ جنہوں نے بروقت اقدام کرکے ملک عزیز کو ایک آزمائش وابتلاء سے بچالیا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی مرکزی شوریٰ کے رکن الحاج سیف الرحمٰن نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اس اہم فیصلہ کو جرأت مندانہ اقدام قرار دیا اور کہا کہ حکومت کو مجلس عمل کے دیگر مطالبات بھی تسلیم کرلینا چاہئیں تاکہ ملک غداران ختم نبوت کی فتنہ انگیزیوں سے محفوظ رہ سکے۔ انجمن تاجران چوک بازار بہاولپور کے صدر شیخ محمد اقبال نے کہا کہ مرزائی چوہدری نذیر احمد ایکسی ای این ایریگیشن محکمہ انہار کی قیادت میں محکمہ کے ایک کوارٹر کو تبلیغی مقاصد کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ جو کہ ناقابل برداشت ہے۔ لہذا یہ کوارٹر فی الفور خالی کرایا جائے۔

مجلس عمل بہاولپور کے صدر مولانا غلام مصطفیٰ نے کہا کہ مرزائی چونکہ آئین پاکستان کو تسلیم نہیں کرتے لہذا ان کی حیثیت باغیوں کی ہے۔ اور تمام نظریاتی اور غیر نظریاتی ممالک میں باغی کی سزا قتل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ تاکہ ملک کی نظریاتی سرحدیں محفوظ رہ سکیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے شعبہ تبلیغ کے انچارج اور مجلس عمل کے رابطہ سیکرٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ ہم اپنی تحریک فیصلہ کن مراحل تک جاری رکھیں گے۔ تاکہ اس فتنہ کا مکمل انسداد ہو۔ اور موصوف نے مندرجہ ذیل قراردادیں پیش کیں جو حاضرین نے بالاتفاق منظور کرکے تائید اور توثیق کی۔

۱۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بہاولپور کا یہ اجتماع صدر جذبات میں یہ بات دہرائی کہ یہ ملک بہت ہی عظیم قربانیوں کے بعد معرض وجود میں آیا تھا۔ اور ملک بننے کے بعد اس کی حفاظت اور اس ملک کو مرزائیوں کی سازشوں سے بچانے کے لئے وقتاً فوقتاً علماء حق نے قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ جبکہ مرزائیوں کے خلاف دو تحریکیں بھی منظر عام پر آچکی ہیں، ۵۳ء اور ۷۴ء خونی تحریکیں جن میں مسلمانوں کے عظیم اور قابل قدر جوان کام آئے اور جام شہادت نوش کیا فرزندان توحید نے اپنے سینوں پر گولیاں کھا کر مسئلہ ختم نبوت کو تحفظ فراہم کیا۔ اگر یہ کہا جائے کہ ان جیالوں نے اپنے خون سے ختم نبوت کے باغ کی حفاظت کی اور قیامت تک قربانیوں کی ایک داستان چھوڑ گئے تو غلط نہ ہوگا۔ یہ ان شہیدوں کے خون کا صدقہ ہے۔ جو آج ہمیں یہ خوشخبری سننے کو ملی۔ قاری صاحب نے پرزور الفاظ میں کہا یہ آرڈیننس ہمیں کچھ خیرات میں نہیں ملا۔ کہ ہم مبارک باد کے ڈونگرے برسائیں۔ یہ قانون ایسے ہی دوسرے قوانین جو بنائے جائیں گے۔ ان شہداء کے خون کا نتیجہ ہے اور مولانا محمد اسلم قریشی کے خون کا صدقہ ہے۔

حضرت مولانا قاری خلیل احمد صاحب خطیب جامع مسجد بندر روڈ جنرل سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر نے ایک قرارداد پاس کرائی

جامع مسجد بندر روڈ کا یہ عظیم اجتماع حکومت سے درخواست کرتا ہے۔ کہ قادیانی ٹولے کے سربراہ مرزا طاہر کو جو ملک سے ۳۰ اپریل ۱۹۸۴ء کی رات کو باہر جانے میں کامیاب ہوگیا ہے اس کو واپس بلایا جائے اور ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی والے کیس میں شامل تفتیش کیا جائے اور تمام عناصر کے خلاف انکوائری کی جائے جن کے بھرپور تعاون کی وجہ سے مرزا طاہر باہر جانے میں کامیاب ہوگیا یہ عظیم اجتماع مرزا طاہر کر ان کے آقاؤں کے ہاں جانے پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ کیونکہ اس کا لندن کا قیام وطن عزیز کے خلاف سازش کے مترادف ہے۔ فوراً مرزا طاہر کو بلایا جائے اور کڑی نگرانی میں رکھا جائے۔ اور شامل تفتیش کیا جائے۔

اٹک

بھوئی گاڑ (ڈاک سے) انجمن رہانیہ پنج کٹھ کے ناظم علومی صاحبزادہ مولانا حسین احمد قریشی نے صدر جنرل محمد ضیاء الحق کی طرف سے جاری ہونے والے آرڈیننس کا خیر مقدم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس اعلان کے بعد ہم اور صدر محترم ختم نبوت کی جدوجہد میں برابر کے شریک ہیں۔ اور اگر یہ مسئلہ عملی طور پر قرآن وسنت کی روشنی میں صحیح حل کر دیا گیا اور مسلمانان عالم کے جائز مطالبات

تسلیم کر لیے گئے تو انشاءاللہ ہم سب اور صدر محترم دنیا اور آخرت میں سرخرو ہو جائینگے۔ انہوں نے مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کا بھی حکومت سے مطالبہ کیا۔

انہوں نے مجلس عمل کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی عظیم الشان کانفرنس کی کامیابی اور بعض مطالبات کے تسلیم ہو جانے مجلس عمل کے امیر مرکزیہ حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ اور مجلس عمل کے جملہ رہنماؤں اور کارکنوں کو انجمن ربانیہ کی طرف سے مبارک باد پیش کی اور انجمن کی جانب سے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

ڈیرہ غازیخان

مسلمان، مرزائی نواز سیاسی لیڈروں کو ووٹ نہیں دینگے

مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خان کے امیر صوفی اللہ وسایا اور جماعت اہل سنت کے جنرل سیکرٹری محمد خان لغاری نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے۔ کہ ملک کے بعض لادین عناصر کی جانب سے قادیانیوں کے خلاف جاری کردہ آرڈیننس واپس لینے کے مطالبات ان کی اسلام دشمنی کا واضح ثبوت ہیں۔ جو اس بیان سے اُن لوگوں کی اسلام دشمنی و عداوت عیاں ہو گئی ہے۔ پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے۔ جو اسلام کے نام پر معرض وجود میں آئی اس ملک میں اسلام کے علاوہ کسی بھی ازم کے لیے کوئی گنجائش نہیں۔ جو لوگ اب صدر پاکستان کی دشمنی میں قادیانیوں کی حمایت کر رہے ہیں۔ وہ سراسر غلطی پر ہیں۔ پاکستان کے حالیہ آرڈیننس جس میں مرزائیوں کو اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے کا خیر مقدم کرتے ہوئے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ مرکزی مجلس عمل کے دیگر مطالبات بھی تسلیم کیے جائیں۔ جن میں ارتداد کی شرعی سزا کا نفاذ اور مرزائیوں کی کلیدی اسامیوں سے علیحدگی، اور مولانا اسلم قریشی کیس میں مرزا طاہر کو شامل تفتیش کرنے، پاسپورٹ اور شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ بڑھا کر مرزائیوں کے نام کے ساتھ غیر مسلم درج کرنے، اور ان کی علیحدہ مردم شماری کر کے کوٹہ کے مطابق تعلیمی اداروں میں داخلے اور ان کی تربیت یافتہ فوجی تنظیموں پر پابندی "الفضل" اور اخبارات پر پابندی کا مطالبہ کیا۔ جلسہ میں اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا اسماعیل شجاع آبادی نے سرانجام دیئے۔ اور صدر جلسہ مجلس عمل مولانا غلام مصطفیٰ کی دعا پر ختم ہو گیا۔

پشاور

مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کے پریس ریلیز کے مطابق ملک کے دوسرے حصوں کی طرح پشاور شہر کی جامع مساجد میں خطباء و علماء کرام نے قادیانیوں کے متعلق حالیہ صدارتی آرڈیننس پر خطاب کرتے ہوئے آرڈی ننس کا خیر مقدم کیا اور اسے صدر مملکت کی طرف سے ایک عظیم اسلامی انقلابی اقدام قرار دیا علماء کرام نے ملت اسلامیہ کے ان تمام افراد اور جماعتوں کو مبارک باد پیش کی جنہوں نے قادیانی غیر مسلموں کے خلاف حالیہ تحریک میں بھرپور حصہ لیکر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اپنے عشق و محبت کا عملی ثبوت فراہم کیا۔

علماء کرام نے مرزا طاہر کے ملک سے فرار پر حکومت کو متوجہ کراتے ہوئے مطالبہ کیا کہ ملک بھر کے قادیانیوں کی نگرانی کی جائے۔ اور ان کے پاسپورٹ ضبط کر کے ان کے ملک سے باہر جانے پر پابندی عائد کی جائے۔ مرزا طاہر کو واپس انٹرپول پولیس کے ذریعہ منگوا کر مولانا اسلم قریشی شہید کے کیس میں شامل تفتیش کیا جائے۔

علماء کرام نے اپنے خطبوں میں حکومت کو یقین دلایا کہ دشمنان ختم نبوت کے تعاقب میں پوری ملت اسلامیہ کا تعاون حکومت کو حاصل ہے۔ عوام سے اپیل کرتے ہوئے علماء نے کہا مرزائی قادیانیوں کی سرگرمیوں سے وہ فوری طور پر انتظامیہ کو مطلع کریں۔ اس سلسلہ میں علاقہ کے علماء کرام سے رابطہ قائم کریں تاکہ مرزائیوں کا ہر وقت تعاقب کیا جائے۔

سکھر

رنگ لائے گا شہیدوں کا لہو

گذشتہ جمعۃ المبارک کو مسجد شہید گنج کے خطیب

جناب قاری ظفرالحق نے اپنے نماز جمعہ سے قبل خطبہ میں حالیہ صدارتی حکم جو قادیانیوں کے سلسلہ میں نافذ ہوا ہے۔ اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے۔ کہ ملک ایک بڑے بحران سے بچا لیا گیا۔ ورنہ قادیانی تو چاہتے تھے کہ ملک میں بدامنی اور افراتفری پیدا ہو۔ مگر صدر پاکستان کے حالیہ اقدام نے مرزائیوں کے غبارے سے ہوا نکال دی ہے۔ اور اب انشاءاللہ پورے عالم میں یہ رسوا ہوں گے

قاری صاحب نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ مسلمانوں کا یہ مطالبہ کوئی نیا مطالبہ نہ تھا۔ بلکہ پاکستان سے قبل اور پاکستان بننے کے بعد بھی اکابر حضرات ہر حکومت وقت کو اس عظیم فتنہ سے آگاہ کرتے چلے آئے ہیں۔ حضرت علامہ اقبالؒ علامہ انور شاہ کاشمیریؒ، آغا شورش کاشمیریؒ، سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ مولانا محمد علی جالندھریؒ جیسے جلیل القدر علماء دانشور مفکر اور سیاستدان سب ہی کا یہ مطالبہ تھا۔ کہ اس فرقے کو مسلمانوں سے الگ شمار کیا جائے اور اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے روکا جائے۔ کیونکہ یہ فرقہ ایک خودساختہ نبی کا پیروکار ہے۔ اور اپنے آپ کو دوسرے سب مسلمانوں سے الگ شمار کرتا ہے۔ یہ بات عقل کے خلاف بھی ہے نبی تو ان کا خودساختہ اور انگریز کا پروردہ ہو اور اصطلاحات اسلامی استعمال کریں یہ اسلام کے دشمن اور ملک وملت کے غدار ہیں۔ ان اکابرین نے دن رات ایک کرکے قریہ قریہ بستی بستی ملک کے کونے کونے میں مرزائیت کا پردہ چاک کیا اور قوم کو اس فتنہ کی عظیم سازشوں سے آگاہ کیا، قاری صاحب نے بڑے ہی صدر پاکستان کا جاری کردہ آرڈیننس عوامی امنگوں کا صحیح ترجمان ہے۔ اور صدر پاکستان نے یہ آرڈیننس مسلمانوں کی جدوجہد اور بھرپور مطالبہ کے بعد نافذ کیا ہے۔ اس لیے اس آرڈیننس کو عوامی تائید و حمایت حاصل ہے۔

جو لوگ قادیانیوں کے خلاف نافذ کردہ آرڈیننس کو واپس لینے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ وہ مسلمانوں کے ملک میں مسلمانوں کے مطالبات کے خلاف زبان درازی کر رہے ہیں۔ جو انہیں اخلاقی اعتبار سے بھی زیبا نہیں۔ جو عناصر آج مسلمانوں کی متفقہ آواز کے خلاف بیان داغ رہے ہیں۔ وہ کل اپنی سیاسی مہم چلانے کے لیے کس منہ کے ساتھ مسلمانوں میں آئیں گے۔ کیونکہ باغیرت مسلمان لادین اور مرزائی نواز لیڈروں کو قطعاً برداشت کر سکتے

بیان میں ایم۔آر۔ڈی کے مذہبی ساجھاؤں سے کہا گیا ہے کہ وہ پی۔این۔پی کے لادین سیکرٹری جنرل قسور گردیزی بیگم نسیم ولی خان، اور شیر محمد مری کے بیان پر کیوں خاموش ہیں۔ کیا ان کی خاموشی کا مطلب لادین عناصر کی تائید تو نہیں۔ اور کیا قادیانیت کی حمایت کا نام جمہوریت ہے۔
اگر ایم۔آر۔ڈی نے اپنے لادین عناصر کو لگام نہ دی تو پورے ملک میں ان مرزائی دوستی کے خلاف مہم چلائی جائے گی۔

علمائے کرام و عمائدین پشاور کے اجلاس میں قادیانیوں کے خلاف آرڈیننس پر اطمینان کا اظہار، پشاور میں ختم نبوت کانفرنس کا فیصلہ

جامع مسجد قاسم علی خان قصہ خوانی پشاور میں علماء کرام و عمائدین شہر کے نمائندہ اجلاس زیر صدارت مولانا سید مظفر شاہ صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس میں ایک سو پچاس کے نمائندگان نے شرکت کی اور ایک قرارداد کی منظوری دی جس میں قادیانیوں سے متعلق حالیہ آرڈیننس کے نفاذ پر اظہار اطمینان کیا گیا۔ اور ملک بھر کی انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا آرڈیننس پر مکمل عمل کرا کے امت مسلمہ کو مطمئن کرایا جائے۔ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ دستور اور قانون کی بالادستی کا قادیانیوں کو پابند بنانے کے لیے سخت سے سخت اقدامات سے بھی گریز نہ کریں۔ اس طرح حکومت کو مسلمانوں کا مکمل تعاون حاصل ہوگا۔

اجلاس میں پوری ملت اسلامیہ، صدر مملکت جنرل محمد ضیاءالحق، وزیر مذہبی امور راجہ ظفرالحق صاحب، اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر تنزیل الرحمان صاحب اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کو آرڈیننس کے نفاذ پر دلی مبارکباد پیش کی گئی۔

اجلاس میں مرکزی مجلس عمل کے قائدین پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ صوبہ بھر کے مسلمانوں کی طرف سے عموماً اور اہل

باقی صفحہ ۲۳ پر

تحریر: منظور احمد الحسینی

پنڈی کانفرنس

مجلس تحفظ ختم نبوت کا وفد

مجلس تحفظ ختم نبوت کا سہ رکنی وفد جو حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن، مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا پر مشتمل تھا۔ ۲۲ اپریل کو اسلام آباد پہنچا۔ مجلس عمل کے اجلاس منعقدہ ۲۶ اپریل میں شرکت کی یہ اجلاس صبح دس بجے شروع ہوا۔ اور ظہر تک جاری رہا۔ اس اجلاس میں مجلس عمل کے مطالبات اور راولپنڈی ختم نبوت کانفرنس پر غور و خوض ہوا۔ اسی روز بعد نماز عصر ۸ رکنی وفد (جو مولانا خان محمد مدظلہ، مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا مفتی احمد الرحمٰن، مولانا عبداللہ خطیب جامع مسجد اسلام آباد و رکن مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا عبدالقادر روپڑی، مولانا قاضی اسرار الحق، جناب خاقان بابر ایڈووکیٹ پر مشتمل تھا۔ اور اس کی صدارت الشیخ المشائخ مولانا خان محمد صاحب کر رہے تھے) نے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق سے ملاقات کی یہ ملاقات ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ موجودہ صدارتی آرڈیننس کے مختلف پہلوؤں، مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی اور قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں سے ہٹانے کے بارے میں بات چیت کی گئی۔ رات دس بجے تعلیم القرآن راجہ بازار میں مجلس عمل کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں آرڈیننس پر غور ہوا۔ یہ اجلاس بارہ بجے تک جاری رہا آخر میں اجلاس نے آرڈیننس پر اطمینان کا اظہار اور بقیہ مطالبات کی منظوری تک تحریک جاری رکھنے کا اعلان کیا اور مجلس عمل کو مزید منظم کرنے پر غور و فکر کیا گیا۔ یہ وفد ۳۰ اپریل کو بذریعہ طیارہ واپس کراچی پہنچا۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کراچی کا قافلہ

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کراچی نے ۱۹ اپریل ختم نبوت کانفرنس نشتر پارک کراچی سے فراغت کے بعد راولپنڈی کانفرنس کے لیے تیاریاں شروع کر دیں۔ اخبارات میں اس سلسلے میں بیانات شائع ہوئے ۲۵ اپریل کو تیزگام میں ایک کمپارٹمنٹ راولپنڈی کے لیے بک کرایا گیا جب کہ ایک کمپارٹمنٹ مولانا زکریا مولانا آصف قاسمی خلیل احمد پہلے بک کرا چکے تھے۔

۲۵ اپریل کی شام کو ۴۴ افراد پر مشتمل کمپارٹمنٹ مجلس عمل کراچی کے اراکین اور رضاکاروں سے پر ہو گیا۔ مولانا محمد یحییٰ مدنی، مولانا نور الہدیٰ، مولانا بشیر احمد نقشبندی راقم الحروف، مولانا انور فاروقی، مولانا عبداللہ، مولانا فیض محمد بخش مولانا جمشید اقبال، مولانا سعادت القاسمی، مولانا عبدالحمید اور دیگر علماء و رفقاء تھے۔ سب حضرات نے اس قافلہ کے لیے امیر مولانا محمد یحییٰ مدنی (خلیفہ مجاز حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رح) کو چنا حضرت نے روانگی کے وقت رقت آمیز لہجے میں لمبی دعا کرائی گاڑی تقریباً سوا پانچ بجے روانہ ہوئی ۲۶ تاریخ کی شام ۵ بجے جب جہلم پہنچی تو وہاں ڈی ایس پی اور مجسٹریٹ صاحب نے ہم کو بلا کر کہا کہ آپ حضرات

راولپنڈی نہیں جا سکتے۔ یہاں سے واپس چلے جائیں۔ ہمارے اکابر اور امیر مدظلہ العالی نے کہا کہ واپس ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ہمیں گرفتار کر لو یا راولپنڈی جانے دو۔ اسی دوران طے ہوا کہ باہمی مشورہ کر لیا جائے۔ تمام رفقاء کو گاڑی میں بٹھا دیا گیا اور کہا گیا کہ وہ تسبیح میں مشغول رہیں۔ مولانا یحییٰ مدنی اور دیگر اکابر مجلس عمل نے مشورہ کیا طے پایا کہ راولپنڈی بہر صورت ہم نے جانا ہے اگر روکنا ہے تو ہمیں وارنٹ دکھا کر ہمیں گرفتار کر لیں۔ گرفتاری یا راولپنڈی جانے کے علاوہ تیسرا ہمارا کوئی موقف نہیں۔ اسی دوران گاڑی تقریباً ایک گھنٹہ رکی رہی ابھی مشورہ سے فارغ ہی ہوئے تھے۔ کہ ڈی سی صاحب تشریف لائے۔ انہوں نے قافلہ کے امیر سے مخاطب ہو کر کہا آپ حضرات جا سکتے ہیں۔ ۲۶ اپریل آٹھ بجے شب راولپنڈی اسٹیشن پر اترے۔ ہمارا یہ سفر نہایت ہی روح پرور رہا دوران سفر تمام رفقاء پر ایک کیفیت طاری تھی۔ اذانیں دیتے ہوئے باجماعت نمازیں پڑھتے ہوئے ذکر و فکر کرتے ہوئے یہ سفر گزرا۔ کمپارٹمنٹ کے باہر جلی حروف میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کراچی، مجلس عمل کے مطالبات پورے کرو۔ تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد، مرزائیت مردہ باد اور دیگر نعرے لکھے ہوئے تھے۔ اسٹیشن سے ایک بس پر سوار ہو کر کوہاٹی بازار اترے وہاں سے پیدل جامعہ فرقانیہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اسی دوران ایک شخص سگریٹ کے کش لگاتا ہوا ہمارے امیر کی طرف آیا اور کہنے لگا کہ ریڈیو میں اعلان آ چکا ہے۔ کہ ختم نبوت جیت گئی ہے۔ ہم یہ خبر سن کر بہت مسرور ہوئے جامعہ فرقانیہ کے گیٹ پر مولانا نذیر احمد مبلغ حیدرآباد آتے ہوئے دکھائی دیئے انہوں نے بتلایا کہ ابھی آرڈی ننس کا اعلان ریڈیو سے کیا گیا ہے۔ مدرسہ پہنچ کر سرشاری کی نئی لہر دوڑ گئی۔ جامعہ کے تمام کمرے مہمانوں کے لیے خالی کر دیئے گئے تھے اور کھانے کا انتظام جامعہ کی طرف سے تھا۔ یہ جامعہ مولانا عبدالحکیم کے زیر اہتمام عرصہ ۲۵ سال سے چل رہا ہے۔ یہاں تین سو کے قریب طلبہ رہائش پذیر ہیں۔ جن کے قیام و طعام کا جملہ انتظام جامعہ کرتا ہے۔ ہمارے قافلے سے پہلے مولانا احمد میاں حمادی ڈسٹرکٹ

خطیب ٹنڈو آدم مع رفقاء کے پہنچ چکے تھے۔ اُن کا قیام بھی دو دن وہیں رہا رات یہیں آرام کیا۔ علی الصبح ہم دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار پہنچے وہاں فدایان ختم نبوت کئی دن پہلے سے ڈیرہ ڈالے ہوئے تھے۔ اس کانفرنس میں محتاط اندازے کے مطابق دو لاکھ کے لگ بھگ شمع رسالت کے پروانوں نے شرکت کی۔ جبکہ ایک لاکھ سے زائد افراد کو پولیس نے مختلف مقامات پر روک لیا تھا۔ اس کانفرنس میں شیعہ، دیوبندی، اہلحدیث اور بریلوی چاروں مسالک کے جید علماء اور اہل سکھ شریک تھے۔

یہ عظیم الشان کانفرنس تقریباً ۹ بجے شروع ہوئی۔ قاری عبداللہ شاہ، قاری محمد صالحین، قاری فیاض الرحمان نے تلاوت کلام پاک فرمائی جبکہ لاہور کے ایک ہونہار بچے نے ختم نبوت کے عنوان پر مسحور کن آواز میں منظوم کلام پیش کیا سوا دس بجے تک اسٹیج سکرٹری کے فرائض مولانا شمس الحق مشتاق نے ادا کیے۔ حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب مبلغ مجلس اسلام آباد نے ابتدائی کلمات میں تمام علماء، دینی مدارس کے طلبہ، عوام اور کارکنان مجلس عمل کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان خراج تحسین پیش کیا مولانا کے بعد مولانا غلام مصطفیٰ بگرام نے قادیانیوں کی تردید میں منظوم کلام پیش کیا۔ سوا دس بجے مولانا محمد صدیق صاحب ناظم اعلیٰ اشاعت اسلام اٹک شہر (وچیرمین یونین کونسل کوٹ نجیب اللہ) نے مجلس عمل کے پروگرام کے مطابق اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سنبھال لیے۔ آپ نے حضرت امیر مرکزیہ پیر طریقت مولانا خان محمد صاحب کی صدارت کا اعلان فرمایا مولانا سید چراغ دین شاہ صاحب ناظم جمعیت اہل السنۃ والجماعت نے تمام حاضرین کو ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ کی جدوجہد پر بھرپور مبارک پیش کرتے جنرل محمد ضیاء الحق کے تازہ ترین آرڈی ننس کا خیر مقدم کرتے ہوئے صدر کو مبارکباد پیش کی۔ مولانا احمد میاں حمادی نے کہا کہ جو اپنے آپ کو غیر اور مسلمانوں کو ہوٹری اور گیڈر کہا کرتے تھے۔ ان کی اصلیت ظاہر ہو گئی ہے۔ قادیانی بزدل ہیں یہ کبھی مسلمانوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ جناب محبوب الٰہی نے کہا کہ یہ دیوبندی بریلوی شیعہ سنی کا مسئلہ نہیں یہ ناموس رسول اور عزت بتول رضی اللہ عنہا کا مسئلہ

ہے۔ انہوں نے کہا حکومت کو چاہیے کہ اپنے اندر روح صدیقی کو بیدار کریں۔ صاحبزادہ طارق محمود نے اپنے پرجوش خطاب میں کہا کہ مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوار کے بعد یہ کانفرنس سلسلہ احتجاج کی آخری کڑی ہے ایک سال تک خاموش احتجاج کے قوم کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ اگر ۳۰ اپریل تک ہمارے مطالبات منظور نہ ہوئے تو قادیانیوں کی مسجد ضرار کو مسمار کر دیا جائے گا۔ یہ اہل زمین کا فیصلہ قادیانیوں کی

؎ اہل زمین کے فیصلے تو تُو نے سن لیے
اب آسماں کے فیصلے کا تو انتظار کر

آپ نے تازہ آرڈیننس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر اس فیصلے پر دیانتداری سے عمل کیا گیا۔ تو یہ بہت بڑا فیصلہ ہے ورنہ وہ ایک وعدہ ہے پھر اس وعدہ اور معشوق کے وعدہ میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ آخر میں آپ نے اتحادِ امت پر زور دیا۔

مولانا سید عبدالمجید ندیم نے کہا کہ مجلس عمل کے پلیٹ فارم سے کوئی سیاست نہیں ہوگی انہوں نے کہا جو حکومت کو یہ یقین دلا رہے ہیں کہ ختم نبوت کے شیدائی سیاست کر رہے ہیں وہ دروغ گو ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ جب تک پاکستان کو قادیانیوں کے ناپاک وجود سے پاک نہیں کر دیا جاتا اس وقت تک شمع رسالت کے پروانے چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

بریلوی مکتبہ فکر کے جواں سال ممتاز عالم اور مجاہد ختم نبوت مولانا مفتی مختیار احمد نعیمی نے شگاف الفاظ میں کہا کہ امت کو توڑنے والی طاقتیں مرزائیوں کی ایجنٹ ہیں۔

مولانا عبدالرزاق خطیب گلگت نے کہا کہ مسلمان اس مسئلے کے لیے قربانی دینے کے لیئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کے ایک اشارے پر شمالی علاقہ جات کے تمام غیور مسلمان ہر قسم کی قربانی دینے کے لیئے تیار ہیں۔

مولانا مفتی احمد الرحمٰن نے کہا کہ میں آپ حضرات اور صدر کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اب آپ حضرات کی ذمہ داری ہے کہ جہاں اس آرڈیننس کی خلاف ورزی قادیانی کریں۔ آپ ان کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کریں۔ ہر شہر میں دکلاء پینل بنایا جائے اور پوری تندہی سے کام کیا جائے۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے کہا کہ میں آپ تمام حضرات کو کراچی سے خیبر تک تمام اسلامیان پاکستان اور قارئین کرام کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور حضرات محمد الرسول سے لے کر صحابہ کرام تابعین، تبع تابعین، آئمہ مجتہدین جنہوں نے اس مسئلہ پر کام کیا حضرت کاشمیریؒ، بخاریؒ، شیخ بنوریؒ، مولانا غلام غوث خان ان سب کی روحوں کو سلام پیش کرتا ہوں۔

ہمارے ہاں یہ بحث چل رہی ہے کہ کیا ملا اور کیا نہیں ملا جو نہیں ملا اسکا مطالبہ ہو۔ جا بیچے جو مل چکا ہے اس کو ہم نے کرنا ہے۔ آپ نے کہا کہ حالیہ آرڈیننس میں کہا گیا ہے۔ کہ کوئی قادیانی اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کرے گا مسجد کا لفظ اور اسلامی اصطلاحات کو استعمال نہیں کرے گا۔ اب آپ کا بلکہ پوری اسلامی برادری کا فرض یہ ہے کہ کسی قریہ، بستی محلے میں خلاف ورزی کریں۔ ان کے خلاف مقدمہ چلائیں گرفتار کرائیں۔ بزدل دشمن کا ایسے طور پر ناطقہ بند کردیں۔ کہ اپنے غیر مسلم ہونے کا اعلان کریں یا تنگ آکر اس ملک چلے جائیں

مولانا زاہد الراشدی نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو تمام کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ اور قادیانیوں کی مسلح تنظیموں پر پابندی لگائی جائے۔

مولانا عبدالشکور دین پوری نے کہا اللہ سے ڈرنے والوں کو طاقت سے ڈرانا مشکل ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی شیطان ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجلس عمل اپنے عمل کو اس وقت تک جاری رکھے گی۔ جب تک آرڈیننس پر عمل نہیں ہوتا۔ انہوں نے مرزائیوں کو مرتد قرار دیتے ہوئے ان کا سر قلم کرنے کا مطالبہ کیا انہوں نے اپیل کی کہ مجلس عمل کے فیصلے کے تحت مرزائیوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔

کراچی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکرٹری جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے مطالبہ کیا کہ پاکستان کی حفاظت کا تقاضہ ہے کہ ربوہ شہر میں چھاپے مارے جائیں اور قادیانیوں کا اسلحہ ضبط کیا جائے۔

مولانا رشید احمد لدھیانوی (رحیم یار خان) نے مولانا محمد اسلم قریشی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا۔

؎ اے شہید ملک و ملت تیرے جذبوں پر نثار
تیری قربانی کا چرچہ آج ہر محفل میں ہے۔

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

آخر میں آپ نے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کے تحفظ کے لیے ہروقت قربانی کے لیئے تیار رہیں۔ اور شورش کاشمیری کے اس شعر کو ہروقت مدنظر رکھیں۔

؎ یہ جان کیا چیز ہے عزیزان قوم!
دونوں جہاں حضورؐ پر قربان کیجیے

مولانا احسان الحق (فرزند و جانشین حضرت مولانا غلام اللہ خان) نے کہا اگر حکومت نے ہمارے مطالبات تسلیم نہ کیئے اور اپنے جاری کردہ آرڈی نینس پر عمل نہ کیا تمام مسلمان اسی دارالعلوم سے کفن باندھ کر میدان میں آجائیں گے۔ اور مولانا اسلم قریشی کے خون کا بدلہ لیے بغیر چین سے نہ بیٹھیں گے۔

بریلوی مکتبہ فکر کے مولانا قاضی اسرار الحق نائب امیر مجلس راولپنڈی نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت ایک بنیادی متفق مسئلہ ہے اس سے اختلاف رکھنے والا قادیانی تو ہوسکتا ہے مگر مسلمان نہیں ہو سکتا مرزا اُسی وقت کافر ہوگیا تھا جب اُس نے دعویٰ کیا تھا۔ اس دور کے مشائخ، علماء اور عوام نے میدان میں نکل کر ثابت کر دیا تھا کہ قادیانی کافر ہیں میں مجلس عمل کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔ قادیانی مسئلہ تمام مسلمانوں کے لیئے مشترکہ فتنہ ہے۔ اس کے سدِّباب کے لیئے میں، میرے گھر کے تمام افراد میرے تمام مقتدی ہر قسم کی قربانی کے لیئے تیار ہیں۔

شیعہ مکتبہ فکر کے آغا مرتضیٰ پویا نے کہا کہ اس شجرۂ خبیثہ (قادیانی گروہ) کی جڑیں بڑی گہری ہیں۔ اتحاد کے تیشے سے ہی ان کو اکھاڑا جاسکتا ہے۔

علامہ علی غضنفر کراروی نے کرارے فقروں سے اپنی تقریر کا آغاز و اختتام کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس تحریک اور اتحاد کی برکت کی وجہ سے ہم چار یار ہی ہو گئے۔ جب چار یار جمع ہوگئے تو قادیانیت قلع قمع خود بخود ہوجائے گا۔ اس کی وضاحت انہوں نے یوں کی کہ اس تحریک میں دیو بندی، بریلوی، اہلحدیث اور شیعہ ان چار مکاتب فکر کا اتحاد کامیابی کی علامت ہے علامہ کراروی نے تمام اکابرین کا نام لے کر اور شہداء کی ارواح کو سلام عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ صدر صاحب نے اب تک جن لوگوں سے وعدے کیے تھے۔ کیونکہ اکثریت جمہور کی تھی اس لیئے صدر صاحب نے ایفاء نہ کیا لیکن یہ وعدہ جمہور کے ساتھ ہے ہمیں امید ہے کہ وہ ضرور ایفا کریں گے۔ آخر میں انہوں علماء کرام اور عوام سے اپیل کی کہ قادیانی اس اتحاد کو توڑنا چاہتے ہیں۔ آپ اس کو ہر طرح سے قائم رکھیں

؎ یہ رشتۂ محبت قائم رہے الٰہی!
تسبیح ہے مصطفیٰؐ کی دانے بکھر نہ جائیں

شیخ رشید احمد قائد حزب اختلاف بلدیہ راولپنڈی نے کہا کہ صدر پاکستان کا یہ اقدام صرف قادیانیوں کے خلاف نہیں بلکہ ان کے مربی سرپرست امریکہ اور برطانیہ کے خلاف ہے۔ اب صدر کے خلاف سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لیئے ہمیں صدر کی تائید کرنی چاہیے۔ ہمیں حکومت سے لڑنے کی بجائے حکومت کو ساتھ لے کر اصل دشمن سے لڑنا چاہیے۔

مولانا عبدالحکیم مہتمم جامعہ فرقانیہ و سابق ایم این اے نے کہا کہ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس تازہ ترین آرڈیننس کے اعلان کے ساتھ عملدرآمد بھی کرائے۔ مولانا عبدالرحیم اشعر ناظم تبلیغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے کہا کہ قادیانی جھوٹ بولتے ہیں۔ کہ ہم محمدؐ کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ بلکہ یہ مرزا کا کلمہ پڑھتے ہیں جب کہ ان کی کتابوں سے ثابت ہے۔ اس پر مولانا نے کئی حوالے دیئے آخر میں مولانا نے قادیانیوں کو مشورہ دیا کہ اپنا قبلہ قادیان کی طرف بنالیں۔

مولانا محمد شریف جالندھری نے کہا کہ مجلس عمل کو قائم ہوئے ابھی چھ مہینے ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کامیابی سے ہمکنار فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کے خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہونے دیے جائیں گے۔ اکابرکرام اور مسلمانوں کی جدوجہد کی برکت سے قادیانیت ۵۳ء میں ہی عرف عام کالی بن گئی تھی۔ ۷۴ء میں آئینی ترمیم کا۔ قادیانیوں نے مذاق اڑایا اور کہا کہ یہ کاغذ کا پرزا ہے۔ اب مسلمانوں کی مسلسل جدوجہد کے نتیجہ میں صدارتی آرڈیننس جاری ہوا ہے اسے ہم کاغذی پرزا نہیں رہنے دیں گے۔ اس پر عمل کرا کے رہیں گے۔ (ان شاءاللہ)

ان مقررین کے علاوہ مولانا محمد زکریا کراچی، مولانا محمد آصف قاسمی کراچی، مولانا اشرف ہمدانی فیصل آباد،

باقی صفحہ ۲۳ پر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

قسط نمبر ۱

اکابر دیوبند اور عشق رسول ﷺ

حکیم الامت حضرت تھانوی اور بارگاہ سید الرسل ﷺ

مولانا محمد اقبال رنگونی - مانچسٹر

حکیم الامت مجدد الملت جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی علیہ الرحمۃ اللہ الباری کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں۔ آپ نہ صرف دارالعلوم دیوبند بلکہ عالم اسلام کی ان یگانہ روزگار ہستیوں میں سے ہیں جن کی نظیریں زمانہ کی تاریخ میں گنی چنی ہوا کرتی ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب والد کی طرف سے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اور والدہ کی طرف سے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جا کر مل جاتا ہے۔ آپ ہندوستان کے مشہور قصبہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر میں ۵ ربیع الثانی ۱۲۸۰ھ پیدا ہوئے۔ ابھی پانچ برس کی عمر ہی کو پہنچے تھے کہ والدہ کا سایہ سر سے اٹھ گیا مگر والد ماجد شیخ عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے گوہر اشرف کی تربیت بہت ہی پیار و محبت سے فرمائی اور تعلیم و تربیت میں اس بات کا خاص طور پر لحاظ رکھا گیا کہ اس کی جلد میں فرق نہ آنے پائے۔

حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن کریم حضرت حافظ حسین علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس میرٹھ میں حفظ کیا۔ ابتدائی فارسی بھی وہیں میرٹھ میں حاصل فرمائی عربی کی کتابیں اپنے وطن تھانہ بھون میں حضرت مولانا فتح محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں حضرت مولانا فتح محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عالم باعمل صالح و متقی تھے آپ قاسم العلوم حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد عزیز اور حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز تھے۔ ان کی صحبت نے اتنا اثر دیا کہ ۱۲-۱۳ برس ہی کی عمر ہو گی کہ نماز صبح گاہی کا چسکا لگا۔ پچھلی رات کو اٹھنا تہجد و نفل میں جھک ہونا اور اپنے خالق و مالک سے راز و نیاز کی باتیں کرنا اور تضرع و عاجزی اس وقت سے شروع ہو گئی۔ پھر تھوڑے دنوں کے بعد دارالعلوم دیوبند پہنچ کر بقیہ علوم کی تکمیل فرمائی۔ طالب علمی میں بھی حضرت رحمۃ اللہ علیہ دوسرے طلباء سے الگ تھلگ رہتے تھے۔ اگر مطالعہ کتب یا اوراد و ظائف سے فرصت ملتی تو اپنے استاد خاص حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت بابرکت میں تشریف لے جاتے۔ یہ وہ بزرگ ہیں جو ہر فن میں ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ رشید بھی تھے۔

تعلیم سے فراغت کے بعد اب وقت آیا ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے اکابر سے محبت باری تعالیٰ اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو درس لیا تھا۔ اس کو عام کریں۔ اور اسی رنگ کو ایک ایک میں بھر دیں۔ چنانچہ آپ پہلے ۱۳۰۱ھ کو کانپور میں مدرس ہوئے۔ پھر اسی سال شوال میں سفر حج فرمایا۔ حج سے واپس تشریف لا کر حسب دستور سابق کانپور میں درس و تدریس، وعظ و تبلیغ اور تالیف و تصنیف میں مشغول ہو گئے۔ پھر دس سال کے بعد دوبارہ حج بیت اللہ کی سعادت حصے میں آئی۔ اور اس مرتبہ شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں چھ ماہ قیام فرما کر راہ طریقت کی تکمیل فرمائی۔ ادھر حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قوت انسانی ادھر حضرت تھانوی کی استعداد و قابلیت بس تھوڑے ہی عرصہ میں شاگرد اور استاد مرید و پیر ہم رنگ ہو گئے۔ خود حضرت حاجی صاحب بے ساختہ فرماتے تھے کہ بس تم پورے پورے میرے طریق پر ہو۔ جب حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی تحریر و تقریر نظر سے گزرتی، تو بے اختیار کہہ اٹھتے "جزاک اللہ تم نے تو بس میرے سینے کی شرح کر دی"۔ علوم و معارف کے متعلق کوئی کچھ بھی پوچھتا تو حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ان سے پوچھو یہ خوب سمجھ گئے ہیں۔ ایک مرتبہ حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ سے ارشاد فرمایا کہ۔۔

بھائی میرا جی تو یہی چاہتا ہے کہ جیسا میں ہوں ویسے تم بھی رہو جو حالت میری ہے وہی تمہاری بھی رہے۔ حکیم الامت نے عرض کیا کہ جو حالت حضرت کو پسند ہے وہی میں اپنے لئے پسند کرتا ہوں۔ یہ سن کر حضرت حاجی [illegible] ہوئے۔ اس سے شیخ الکل کے اس جذبہ کا اظہار ہوتا ہے کہ ان کے سب [illegible] میں حکیم الامت کا کس درجہ لحاظ تھا اور کس طرح اس امر میں پوری [illegible]

زیادہ حق کہ آپ کے شیخ بن جائیں اور مجھ دنیا یہ نہ کہہ سکے من دیگرم تو دیگر ے
یہ استفاظ کسی اور مرید یا کسی اور خلیفہ کے حصے میں نہیں آیا۔

الغرض کہ کامل و مکمل ہو کر چھ مہینے کے بعد اپنے شیخ سے واپس کی اجازت چاہی اجازت ملنے پر ۱۳۰۰ھ میں پھر واپس کانپور تشریف لے آئے۔

۱۳۱۵ھ سے حکیم الامت کا دور شروع ہوتا ہے جو تا آخر حیات باقی رہا یعنی مستقل ۔ تھانہ بھون تشریف لا کر آپ نے اپنے شیخ کو مطلع فرمایا تو وہاں سے جواب آیا کہ۔

بہتر ہوا کہ آپ تھانہ بھون تشریف لے گئے۔ امید ہے کہ آپ سے خلائق کثیرہ کو فائدہ ظاہری و باطنی ہوگا۔ اور آپ ہمارے مدرسہ و مسجد کو از سر نو آباد کریں گے۔ میں ہر وقت آپ کے حال میں دعا کرتا ہوں اور خیال رہتا ہے۔ مکتوبات امدادیہ ص۳۶۔

شیخ الکل حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کی یہ پیش گوئی حرف حرف پوری ہوئی۔ حکیم الامت نے قصبہ تھانہ بھون کے ایک گوشہ میں بیٹھ کر دولت و ثروت اور دنیات کو ٹھکرا کر وہ بادشاہت کی جو کم کسی کے ہاتھ آتی ہے۔ ہندوستان کے شمال و جنوب مشرق و مغرب سے لوگ پروانہ وار آتے اور اس شمع ہدایت سے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق روشنی کے سامان حاصل کرتے۔ وہ بھی آئے جن کی پیاس جستجو سے نہ بجھتی تھی اور یہاں آکر سیراب ہو گئے لوگوں کا ہجوم اس قدر تھا کہ قصبہ تھانہ بھون کے لئے ایک مستقل ریلوے اسٹیشن بنا دیا گیا۔ اور خانقاہ امدادیہ کی دکان معرفت پر خریداران علم و عرفان کا وہ ہجوم ہوا بر حضرت شیخ نظام الدین اولیاء اور حضرت شیخ مجدد الف ثانیؒ کے بعد تاریخ ہند میں شاید اپنی نظیر آپ تھا۔ مریدین و معتقدین ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔ صرف مجازین کی تعداد ۱۲۹ بتلائی گئی ہے۔ اور خلفاء بھی نہ صرف وہ ہیں جو کتابی علم دین میں ماہر ہیں۔ بلکہ وہ بھی جو اپنے وقت کے علماء اور شیخ وقت تھے مثلاً حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمیؒ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ مورخ اسلام حضرت مولانا سید سلیمان ندوی محدث جلیل حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب کیملپوری سابق صدر مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب امرتسری مہتمم مدرسہ جامعہ اشرفیہ لاہور حضرت مولانا خیر محمد صاحب مہتمم خیر المدارس ملتان مسیح الامت حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب مدظلہ جلال آباد، عارف باللہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحی صاحب مدظلہ کراچی وغیرہ۔

غرضیکہ حکیم الامتؒ کو یہ شرف حاصل تھا کہ جس طرح سیدنا مجدد الف ثانیؒ کے دور میں علماء اتقیاء آپ کے خوان فیض سے ریزہ چیں رہے۔ اسی طرح اس دور کے سارے علماء اس دکان معرفت کے خریدار تھے۔

این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

(بہیں بڑے مسلمان)

حضرت مولانا سید سلیمان صاحب ندوی آپ کی ذات گرامی کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کے علمی و دینی فیوض و برکات اس قدر مختلف الانواع ہیں کہ ان سب کا احاطہ ایک مختصر مضمون میں نہیں ہو سکتا اور یہی ان کی جامعیت ہے جو ان کے اوصاف و کمالات میں سب سے اول نظر آتا ہے۔ وہ قرآن پاک کے مترجم ہیں مجدد دین مفسر ہیں۔ اس کے علوم و حکم کے شارع ہیں۔ اس کے شکوک و شبہات کے جواب دینے والے ہیں وہ محدث ہیں احادیث کے اسرار و نکات کو ظاہر کرنے والے ہیں۔ وہ فقیہ ہیں۔ ہزاروں فقہی مسائل کے جواب لکھے ہیں۔ نئے سوالوں کو حل کیا ہے نئی چیزوں کے متعلق انتہائی احتیاط کے ساتھ فتاوے دیئے ہیں۔۔۔ وہ خطیب تھے۔ تصوف کے اسرار و غوامض کو فاش کیا ہے۔ شریعت و طریقت کی ایک مدت کی جنگ کا خاتمہ کر کے دونوں کو ایک دوسرے سے ہم آغوش کیا ہے۔ ان مجلسوں میں علم و معرفت اور دین و حکمت کے موتی بکھیرے جاتے ہیں۔ اور یہ موتی جن گنجینوں میں محفوظ ہیں جن کی تعداد سینکڑوں تک پہنچتی ہے وہ ایک مرشد کامل تھے۔ ہزاروں مسترشد و مستفیدین ان کے سامنے اپنے احوال و واردات پیش کرتے تھے اور وہ ان کے تسکین بخش جوابات دیتے تھے اور وہ ہدایات بتاتے تھے جن کا مجموعہ ترتیب السالک ہے۔ انہوں نے بزرگوں کے احوال و کمالات کو یکجا کیا۔ اور اس ذخیرہ سے سب کو آشنا کیا۔ ان کی متعدد کتابیں اس مضمون پر ہیں۔ انہوں نے حضرات چشتیہ کے احوال و اقوال میں سے بظاہر اعتراض کے قابل باتوں کی حقیقت ظاہر کی ان کی کتابوں کے خلاصے اقتباسات اور تسہیلات ان سے الگ ہیں۔ جن کی ترتیب ان کے مسترشدین نے کی ہے، وہ مصلح امت تھے امت کے سینکڑوں معائب کی اصلاح کی رسومات و بدعات کی تردید۔ اصلاح رسوم اور انقلاب حال متعدد کتابیں تصنیف کیں وہ حکیم الامت تھے مسلمانوں کے علاج اور نشاۃ احیاء پر حیات المسلمین اور صیانت المسلمین وغیرہ رسائل تالیف فرمائے غرض ان کی زندگی میں مسلمانوں کو کم ہی کوئی مذہبی ضرورت ہوگی۔ جس کی مدد اس حکیم الامت نے اپنی زبان و قلم سے نہیں فرمائی۔ اور جس کی وسعت کا اندازہ تحقیق اور مطالعہ کے بعد ہی نظر میں آ سکتا ہے۔

(بہیں بڑے مسلمان ص۳۲۰)

جاری ہے

بقیہ: حضرت شاہ صاحب اور مولانا مدنی

بھی آ گئے تھے۔ دورۂ حدیث سے شاہ صاحبؒ نے ۱۳۱۴ھ میں اور مولانا مدنیؒ نے ۱۳۱۵ھ میں فراغت حاصل کی۔

بہرکیف دونوں صاحبوں کو حضرت شیخ الہندؒ سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ اور دونوں کی ذات سے حضرت موصوف علیہ الرحمۃ کو اونچی امیدیں وابستہ تھیں۔ چنانچہ ۱۹۱۵ء میں سفر حجاز کے وقت آپ نے اگر شاہ صاحبؒ کو دارالعلوم دیوبند کی صدارت کے مسند کا مشکل مقام سپرد کیا تو مولانا مدنیؒ کو ابتلاء و آزمائش کے اس سفر میں مالٹا تک اپنا شریک کار بنایا

ان دونوں عظیم الشان ہستیوں کے طرز تدریس کے متعلق جو تجزیہ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ نے رقم فرمایا ہے۔ اس موضوع پر حرف کا درجہ رکھتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ:

"حضرت شاہ صاحبؒ کا انداز درس حدیث حافظانہ، داعیانہ، محدثانہ اور محققانہ تھا۔ جبکہ مولانا مدنیؒ کے درس کا انداز عالمانہ ہونے کے ساتھ ساتھ مجاہدانہ اسپرٹ سے بھرپور اور جذبات عمل سے زیادہ لبریز ہوتا تھا"

ان اکابر حضرات کے متعلق مولانا ازہر شاہ صاحب کے یہ جملے بھی قابل ملاحظہ ہیں:۔

"مولانا عبید اللہ سندھی اپنے استاد (حضرت شیخ الہندؒ) کے سیاسی کاموں کے رازدار ٹھہرے، مولانا انور شاہ کاشمیری کو استاذ نے اپنے علمی منصب پر دارالعلوم میں فائز کیا، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ حضرت شیخ الہندؒ کی زبان تھے، مولینا حسین احمد مدنیؒ ان کے دست و بازو اور مولینا آزادؒ ان کا قلم تھا"

بقیہ:۔ خصائل نبویؐ

بند کرنا یا اس سے دل جلانا اور کھیلنا عذاب دینا نہیں ہے۔ ستانا یا عذاب دینا دوسری چیز ہے۔ اسی وجہ سے علماء نے لکھا ہے کہ جانور کا رکھنا اسی کو جائز ہے جو اس کو ستائے نہیں اس کی خبر گیری رکھے اور جو بچہ ناسمجھ ہو یا سخت دل ہو کہ جانور کو تکلیف پہنچاتا ہو اس کے لیے جائز نہیں ہے۔

بقیہ:۔ اک حرف ناصحانہ

اب اس حیثیت سے لیا ہے کہ وہ سوالات ایک ایسے شخص کی جانب سے ہے جو یا اتباع امت دائرہ امت سے خارج ہے۔ لیکن سیاسی یا مادی مفادات کی خاطر اپنا تعلق یا افعال و اعمال کا ہم آہنگی مسلمانوں کے ساتھ ظاہر کرنا چاہتا ہے۔

بقیہ:۔ کاروان

پشاور کی طرف سے خصوصاً ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا گیا۔ اجلاس میں مسلمانان پشاور سے اپیل کی گئی کہ مرزائیوں کی آرڈی نینس کے خلاف سرگرمیوں سے انتظامیہ کو فوری مطلع کیا جائے اور اس سلسلہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت سے رابطہ قائم کیا جائے۔

اجلاس میں مجلس عمل کے مرکزی زعماء کو پشاور میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرنے کی دعوت دینے کا فیصلہ بھی کیا گیا جن کی تاریخوں کا بعد میں اعلان کیا جائیگا۔

بقیہ:۔ ابتدائیہ

آخر میں ہم یہ عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ یہ مملکت خداداد پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے۔ یہاں غیر نظریاتی لوگوں کو کلیدی اسامیاں سونپنا یہ ملک و ملت سے دشمنی ہے۔ ہم قادیانیوں کو خبردار کرنا چاہتے ہیں کہ وہ بقول صدر ضیاء الحق "مسلمان ہو جائیں یا اقلیت بن کر رہیں" بصورت دیگر حکومت مجبور ہوگی کہ وہ ان پر ارتدادی قانون جاری کرکے ملک سے ان کا قلع قمع کردے۔

بقیہ پنڈی کانفرنس

مولانا امداد الحسن لقمانی فیصل آباد، مولانا حق نواز جھنگ، مولانا سید امیر حسین گیلانی، مولانا محمد عبداللہ بھکر، مولانا حامد علی حسن ابدال، مولانا نور اللہ چترالوی، مولانا عبدالمنان ہری پور، مولانا عبداللہ اسلام آباد، مولانا عبدالستار توحیدی، مولانا نور الحق پشاور

آخر میں تقریباً ساڑھے پانچ بجے حضرت شیخ المشائخ مولانا خان محمد صاحب کی رقت آمیز دعا پر شمع ختم نبوت کے پروانوں کا یہ روح پرور کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

WEEKLY **Khatme-Nubbuwat** KARACHI
Registered S. No. 3220

مباہلہ

وہ بھاگتے ہیں اس طرح مباہلے کے نام سے
فرارِ کفر جس طرح ہو مسجد حرام سے

پکار کر یہ کہہ رہا ہے زلزلہ بہار کا
نہ بچ سکے گا قادیاں خدا کے انتقام سے

مسیلمہ کے جانشیں گرہ کٹوں سے کم نہیں
کُتر کے جیب لے گئے پیمبری کے نام سے

سُنا بھی تُو نے ہم نفس! کہ مادیانِ دمشق کی
ہوئی ہے جفت اُندلس کے خنگِ بد لگام سے

ٹیچی ٹیچی کے دوشِ پر سری نگر میں اٹھ گیا
جناب "ٹل مسیح" کا جنازہ دھوم دھام سے

میں قادیاں سے کیا لڑوں کہ فرصت آجکل نہیں
رکوع سے سجود سے قعود سے قیام سے

مولانا ظفر علی خاں
۲۱ فروری ۱۹۳۴ء